اسرار حافظہ
جس میں حافظہ کو حیرت انگیز درجہ تک
زبردست اور مضبوط بنانے کے مضامین
پر بڑی عالمانہ بحث کی گئی ہے
بار دوم
قیمت مجلد

فہرست مضامین

نمبر	مضمون	صفحہ
...	دیباچہ	۴
۱	قوت حافظہ اور اُسکی ضرورت	۷
۲	حافظہ اور اسکے اقسام	۹
۳	طریق و اصول یادداشت	۱۰
۴	وجوہات کمزوری حافظہ	۱۳
۵	صحت اور حافظہ	۱۴
۶	عام بے اعتدالیوں کا حافظہ پر اثر	۱۵
۷	نوٹ بک کے فوائد اور نقصانات	۱۶
۸	قوت حافظہ میں ترقی کی گنجائش	۱۷
۹	تدابیر ترقی حافظہ	۱۹
۱۰	توجہ	۱۹
۱۱	باقاعدہ مشق اور دوہرائی	۲۰
۱۲	مشاہدہ و عادت غور و خوض	۲۲
۱۳	فوائد ڈائری	۲۳
۱۴	اسرار مخفیہ	۲۴
۱۵	اصول مشابہت	۲۶
۱۶	تسلسل خیالات	۲۷
۱۷	باقاعدہ تقسیم و ترتیب	۳۲
۱۸	میموری الفبت یعنی ابجد ہندسہ	۳۴
۱۹	انگریزی زبان جلد سیکھنے کے نادر طریق	۳۵
۲۰	تواریخ اور جغرافیہ یاد کرنے کے سہل ترین طریق	۳۸
۲۱	ایک سرسری نظر میں کتاب کا مضمون یاد کرنے کی ترکیب	۴۲
۲۲	بغیر امداد نوٹ لیکچر دینے کی بینظیر ترکیب	۴۳
۲۳	نظم اور حافظہ	۴۶
۲۴	طریق مطالعہ و کتب بینی	۴۷
۲۵	علم فراموشی اور اسکے فوائد	۴۹
۲۶	کسی شخص کا چال چلن اسکی یادداشت سے معلوم کرنیکا طریق	۵۰
۲۷	کسی شخص کی عمر بتانیکا عجیب طریق	۵۱
۲۸	ایک منٹ میں کسی سال کی جنتری کا یاد کرنے کا بھید	

جسمانی ترقی بالکل مسدود ہے اور اس پہلو میں انکی حالت بہت کچھ قابل رحم بن گئی ہے۔ اور قوائے دماغی میں سب سے زیادہ بوجھ جس قوت پر ڈالا جاتا ہے وہ قوت حافظہ ہے۔ یہ وہ قوت ہے کہ جس پر انسانی زندگی کا ہر ایک کام منحصر ہے۔ اس بے بہا طاقت کی قیمت و قدر کا اندازہ لگانا انسانی طاقت سے باہر ہے مگر افسوس کہ بہت سے لوگوں کا حافظہ اس قدر کمزور پایا جاتا ہے کہ وہ کئی ایک مفید اور ضروری واقعات کے یاد رکھنے سے قاصر ہیں جس وجہ سے انکو اکثر ناکامی اور پشیمانی اٹھانی پڑتی ہے۔ اور یہ تکلیف زیادہ تر بے قاعدہ اور حد سے بڑھ کر دماغی محنت و مشقت کرنے کی وجہ سے اور بھی بڑھ رہی ہے چونکہ عام لوگ اسباب کمزوری و تدبیر ترقی حافظہ سے بالکل ناواقف اور بے خبر ہیں۔ لہذا ایسی کتاب کی اشد ضرورت معلوم ہوتی ہے جس میں علاوہ وجوہات کمزوری بیان کرنے کے اُن تمام طریق و تدابیر کا ذکر ہو جن سے ایک کمزور حافظہ نہ صرف مضبوط اور زبردست بن سکے بلکہ حیرت انگیز درجہ تک بھی ترقی کر سکے۔

یوروپین ممالک میں کئی ایک ایسے میموری سسٹم مروج ہیں جن پر عمل کرنے سے بیشک بہت کچھ ترقی ہو سکتی ہے۔ مگر اول تو وہ ہمارے حسب حال نہیں ہوتے۔ دوسرے اُنکی قیمتیں بھی ہم ہندوستانیوں کی حیثیت سے بہت بڑھ کر ہوتی ہیں۔ اس واسطے میں نے بڑی محنت اور تجسس کے بعد غالباً وہ تمام قیمتی راز اور مفید تدابیر پبلک کے فائدہ کی خاطر قلمبند کر دئے ہیں۔ جن کا سینکڑوں روپیہ کے صرف کرنے سے بھی حاصل کرنا محال تھا۔ مجھے یقین ہے کہ میری یہ کوشش شائقین علم و ہنر کے لئے عموماً اور طالبعلموں کے لئے خصوصاً از حد مفید ثابت ہوگی۔ لیکن وہ یہ ہرگز امید نہ رکھیں کہ اس کتاب کا صرف مطالعہ ہی اُنکے حافظہ کو اس قدر تیز اور مضبوط بنا دیگا۔ کہ وہ جو کچھ پڑھیں یا سنیں اُنکو فوراً از بر یاد ہو جاوے۔ ہاں صفحات آیندہ میں جو جو قواعد بیان کئے گئے ہیں ان پر عمل کرنے سے یقینی طور پر ایک خراب حافظہ بالکل درست اور

دیباچہ

ہمارے ملک کے طریقہ تعلیم میں اس قدر نقص اور قباحتیں پائی جاتی ہیں کہ ان کا مفصل بیان کرنے کے لیے ایک علیحدہ کتاب کی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ یہاں صرف اتنا بیان کر دینا ہی کافی ہوگا کہ مضامین کی کثرت اور کتابوں کی بھرمار نے ملک کی خواندہ پبلک پر ایسا برا اثر ڈالا ہے کہ خدا کی پناہ! بیچارے طالبعلم رات دن صبح و شام مضامین کی تیاری میں سر توڑ مصروف ہیں نہ انکو کھانے کا مزہ نہ پینے کا لطف۔ انکو ایک طرف تو بیکاری اور مفلسی نظر آتی ہے۔ دوسری طرف مقابلہ کی میزان گڑی ہے۔ کہ جس پر پورا اترنا ہر ایک کا کام نہیں۔ ادہر دیسی علوم و فنون بے قدر ہو رہے ہیں۔ ادہر حصول معاش کے لیے روز بروز زیادہ سرگرمی اور سخت کشمکش نظر آ رہی ہے۔ بیچارے کریں تو کیا کریں۔ اس جد و جہد اور جان توڑ محنت کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ طالبعلموں کے ہاتھ سے صحت جیسی نعمت غیر مترقبہ کہ جس پر تمام لطف زندگی منحصر ہے چلی جاتی ہے اور بموجب قول اخبار امرت بازار پتر کا ہماری درسگاہیں ایک گونہ مذبح کہلانے کی مستحق نظر آتی ہیں۔ حیرت کا مقام یہ ہے کہ جوں جوں طلباء تعلیم میں ترقی پاتے ہیں۔ دن بدن توانائی اور تندرستی کو ہاتھ سے کھوتے جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں ملکی خیرخواہوں کا عین فرض ہے کہ جہاں ایک طرف وہ ملک کو موجودہ طریقہ تعلیم کے نقائص سے آگاہ کر دیں وہاں دوسری طرف تحصیل علم کے لیے سہل اور مفید تجاویز پیش کریں۔ کہ جن پر عمل کرنے سے لاکھوں نازک بچوں کی محنت کا بوجھ ہلکا ہو۔ صرف اسی صورت میں ہمارے ملک کی آئندہ امیدیں سرسبز و شاداب نظر آ سکتی ہیں۔

آجکل جتنا کام دراصل دماغی قوائے سے لیا جاتا ہے اتنا کسی اور طاقت سے نہیں لیا جاتا یہی وجہ ہے کہ قوائے جسمانی کی کم استعمالی سے طالبعلموں کی

قوت حافظہ اور اُس کی ضرورت

حافظہ اُس قوت ذہنی کا نام ہے کہ جس سے ہم ان تمام خیالات اور واقعات کو جو ہمیں حواس ظاہری و باطنی سے معلوم ہوں یاد رکھ سکیں۔ یہ وہ قوت ہے کہ جسکی بدولت انسان کو درحقیقت دیگر تمام حیوانات پر شرف حاصل ہے۔ کیونکہ انسان تو اپنی گذشتہ زندگی کی غلطیوں اور بدکرداریوں کے نتائج کو اُس قوت کی مدد سے اپنی آنکھوں کے سامنے لاکر اقدام مابعد سے پرہیز کرتا اور آئندہ کی اصلاح و ترقی کے لائق بن سکتا ہے۔ جبکہ حیوانات اس سے خاطرخواہ بہرہ ور نہ ہونے کی وجہ سے کوئی دائمی ذخیرہ جمع نہیں کرسکتے۔ بدیں وجہ اپنے سامان دنیوی میں کسی قسم کی اصلاح و ترقی کرنے سے معذور ہیں جتنی ترقی کہ ہم آجکل میدان علم و ہنر میں دیکھ رہے ہیں وہ سب اسی کی طفیل سے ہے۔ شاہ سے گدا او بچے سے بوڑھے تک اسی کے فیض کے محتاج ہیں۔ آدم زاد ابھی ننھا سا ہی ہوتا ہے کہ اس طاقت سے مستفید ہونے لگتا ہے۔ شروع سے ہی ماں باپ کی شکل و شباہت کو یاد رکھنے سے انکو پہچان لیتا ہے اور تقلید کے عالمگیر قانون کے مطابق زبان مادری و عام خیالات کا ذخیرہ اُسی قوت کی امداد سے جمع کرتا رہتا ہے اس قوت کے بغیر سچ پوچھو تو انسان کسی کام کا نہ ہوتا پڑھنا لکھنا اور بولنا ناممکن ہوتا۔ دیکھا اور سنا ہوا سب کچھ فراموش ہو جاتا۔ تمام مشاہدے اور تجربے نیستی کے برابر ہوتے۔ آپ اُس فرانسیسی عورت کی حالت کو ذرہ دل میں سوچیں جس کی قوت حافظہ جبکہ وہ بازار میں تھی۔ صدمہ سے بالکل معدوم ہوگئی۔ جو کچھ یاد تھا سب بھول گئی۔ مکان بلکہ نام تک بھی اُسے یاد نہ

کمزور حافظہ خاصہ زبردست بن سکتا ہے۔

چونکہ آجکل زبان انگریزی کی تحصیل ایک اعلیٰ ذریعہ معاش ہونے کی وجہ سے ضروری اور لابدی گنی جاتی ہے اس واسطے علاوہ ایک علیحدہ فصل تحریر کرنے کے موقعہ بموقعہ تمام قواعد کی شالیں بھی اسی زبان سے اخذ کی گئی ہیں چونکہ یہ میری پہلی ہی کوشش ہے لہٰذا امید ہے کہ قدردان ناظرین ہر قسم کی سہو و خطا معاف فرماویں گے۔

ایم۔ سی۔ دلاوری

حافظہ اور اُسکے اقسام

زمانہ گذشتہ کے فلاسفروں اور عام لوگوں کا یہ خیال تھا کہ حافظہ صرف ایک ہی طاقت ہے مگر حال کی تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ اس کے بہت سے اقسام ہیں۔ کیونکہ یاد رکھنا اگر ایک ہی قوت کا کام ہوتا۔ تو یہ ہونا چاہیے تھا کہ کسی چیز کی رنگت۔ جسامت۔ شکل اور حالت ہر ایک امر یاد رکھنے کے لئے ایک شخص میں ایک ہی سی قابلیت ہوتی۔ مگر ایسا ہرگز نہیں ہوتا۔ کیونکہ بعض اشخاص ایسے ہوتے ہیں جو صرف واقعات کو ہی یاد رکھ سکتے ہیں۔ انکے محل وقوع وقت اور دیگر متعلقات اُنہیں بالکل یاد نہیں رہتے۔ برخلاف اسکے بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو چیزوں کے پتہ و جائے وقوع تو بآسانی یاد رکھ سکتے ہیں مگر انکو دیگر امور متعلقہ بالکل بھول جاتے ہیں۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یاد رکھنے والی مختلف طاقتیں ہیں جن کو مجمل طور پر حافظہ کہا جا سکتا ہے۔

عالمان علم کاسہ سر نے حافظہ کی بہت سی اقسام مقرر کی ہیں جن میں سے عام مشہور یہ ہیں :-

(۱) قوت تشخیص۔ یعنی ایک چیز کو دوسری چیز سے علیحدہ کرنے اور اس کو شناخت کرنے کی طاقت۔

(۲) تصور۔ کسی چیز کی صورت و شکل ذہن میں لانے اور علیحدہ علیحدہ قائم رکھنے کی طاقت۔ یہ قوت شاعروں۔ مصوروں اور فلاسفروں میں خوب تیز ہوتی ہے۔

(۳) تجسم یعنی اشیاء کے طول و عرض و جسامت وغیرہ یاد رکھنے کی طاقت۔

علاوہ ازیں اور چند قوائے بھی ہیں۔ جن کی امداد سے ہم زمان۔ مکان۔ زبان۔ رنگت۔ آواز اور وجہ توجیہ وغیرہ تمام واقعات یاد رکھ سکتے ہیں

رہا۔ تمام عزیز و اقربا بھی فراموش ہو گئے۔ بیچاری کی قابل رحم حالت کا اندازہ ناظرین خود ہی لگا سکتے ہیں۔

آجتک جتنے فلاسفر، مشہور فصیح اور علماء بے نظیر صفحہ ہستی پر گذرے ہیں وہ سب ایک زبردست حافظہ کی بدولت ہی شہرہ آفاق ہوئے۔ مصنف سے پوچھو کہ وہ کس قدر معاوضہ دینے کو تیار ہے۔ صرف اس واسطے کہ جو کچھ اس نے پڑھا ہے یا اکثر اس کے خیال میں گذرا ہے۔ بر موقعہ اس کے سامنے آجاوے۔ طالب علم سے پوچھو کہ کس قدر اس کو آرزو ہے۔ کہ جو کچھ اس نے پڑھا یا سیکھا ہے فی الفور موقعہ پر حسب مرضی بے کم وکاست یاد آجاوے۔ غرضیکہ آپ کسی فرد بشر سے پوچھیں سب کے سب یکزبان ہو کر یہی جواب دیں گے کہ اگر تمام دنیا کی دولت صرف اس واسطے دی جاوے کہ جو کچھ سیکھا گیا ہے حسب مرضی بر موقعہ یاد آجاوے تو بھی کچھ حقیقت نہیں۔

جب انسان کو موقعہ پر کوئی چیز نہیں آتی تو اس کو کس قدر رنج پہنچتا ہے اس کا دل گھبراتا ہے۔ لاکھ کوشش کرتا ہے مگر کچھ فائیدہ نہیں ہوتا۔ اسوقت دراصل ایک تیز حافظہ کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ انسانی زندگی کے متعلق ہر ایک کام اس قوت پر منحصر ہے۔ اگر آپ کسی فن و پیشہ میں کمال حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یا یونیورسٹی کی ڈگری حاصل کر کے عالم باعمل کا خطاب لینا چاہتے ہیں۔ اگر آپ امتحان وکالت میں کامیاب ہو کر مشہور و معروف مقنن بننا چاہتے ہیں۔ غرضیکہ آپ جس بات میں کمال حاصل کرنا چاہیں آپ کو اسی قوت کی امداد کا سہارا لینا پڑے گا۔

کرکے حسب ضرورت پھر پیدا یعنی Reproduce کردیتا ہے تاہم یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ سکتی ہے کہ واقعات کو یاد رکھنے والی چیز کوئی روحانی طاقت نہیں بلکہ یہ کام دماغ کا ہی ہے۔ نیز یہ کہ حافظہ دماغ میں ایک خاص مقام پر واقع ہے۔ اگرچہ ہم مختلف قسم کے حافظوں کا مفصل حال بیان کرنے سے قاصر ہیں۔

مسٹر واٹسن صاحب بہادر فرماتے ہیں کہ انسان کا دماغ سخت گارڈ ہے وہ وصل کی طرح ہے۔ جب انسان حواس خمسہ میں سے کسی ایک کی مدد سے کسی شے کو محسوس کرتا ہے۔ خواہ ارادتاً یا بلا ارادہ تو اس میں ایک قسم کی حرکت پیدا ہوتی ہے اور شے مذکور کا تصور بندھ جاتا ہے۔ اور جس قدر غور و خوض سے نقش کے نقش کرنے میں کام لیا جاتا ہے اسی قدر یہ نقش زیادہ واضح اور برقرار رہتا ہے۔ اور بموجب قول حکما یہ دماغی گیلیہ جسقدر عمدہ اور صاف ہوگا۔ اُسی نسبت سے حافظہ بھی تیز ہوگا۔ اور بڑھاپے میں چونکہ یہ مادہ صحت کے برقرار نہ رہنے کی وجہ سے نرم اور ڈھیلا پڑجاتا ہے۔ اس واسطے قوت یادداشت میں بھی فرق آجاتا ہے۔

پرانے زمانے میں لوگوں کا یہ خیال تھا۔ واقعات انسانی دل پر اس طرح نقش ہوجاتے ہیں جیسے موم پر مہر کا نشان۔ لیکن یہ خیال مثل کئی ایک دیگر خیالات کے کچھ تسلی بخش نظر نہیں آتا۔ سچ بات تو یہ ہے کہ دماغ میں واقعات کو گرفت کرنے اور اُنکو دوبارہ پیدا کرنے کی طاقت قدرتی طور پر موجود ہے اور اس کا جاننا کہ یہ عمل کیوں اور کس طرح پر ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ہلیبروک کی رائے میں بھی انسانی طاقت سے باہر ہے کسی نے سچ کہا ہے

پڑے بھٹکتے ہیں لاکھوں دانا کروڑوں پنڈت ہزاروں سیانے
جو خوب دیکھا تو یار آخر خدا کی باتیں خدا ہی جانے

اب ایک اور امر قابل بیان معلوم ہوتا ہے کہ حافظہ کس حالت میں اچھی طرح کام کرتا ہے۔ اس سوال کا جواب ڈاکٹر اینڈرو ولسن صاحب بڑی عمدگی کے

ان میں سے ہر ایک قوت اپنا اپنا علیحدہ کام کرتی ہے اور جو کچھ کرتی ہے اسکو جذب یعنی حفظ کر لیتی ہے۔ پس جو قوت جس قدر زیادہ اور تیز ہوتی ہے اسی قدر اُس کا فعل مستقل اور دیرپا ہوگا۔ پرند اور حیوانات کا بھی یہی حال ہے۔ بعض حیوانوں میں قوت تشخیص تیز ہوتی ہے۔ جیسے کتا جو اپنے مالک کی آواز۔ اُس کے پاؤں کی نقش اور آہٹ اور اُس کی شکل وشباہت کو بخوبی پہچان لیتا ہے۔ اور بعض میں جگہ مکان وغیرہ یاد رکھنے کی طاقت غالب ہوتی ہے۔ جیسے گھوڑا۔ گائے۔ چیونٹی۔ مکھی وغیرہ جو کئی ایک میلوں سے بھی اپنی جائے رہائش میں آ جاتے ہیں۔ پرندوں میں طوطا اور مینا کا حافظہ متعلقہ زبان بہت تیز ہوتا ہے جس کی مدد سے وہ ہر قسم کی بولی بخوبی سیکھ سکتے ہیں۔

یہاں ہم یہ ہدایت کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ یورپ اور امریکہ میں ایسے ماہران علم کاسۂ سر موجود ہیں جو بعد امتحان و ملاحظہ سر و چہرہ بتلا دیتے ہیں کہ فلاں شخص میں فلاں قوت قدرتی طور پر تیز اور قوی اور فلاں قوت سست اور کمزور ہے۔ جس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ کس شخص میں کس مضمون یا شاخ علم کے لئے قدرتی طور پر مادہ قابلیت اور مذاق موجود ہے اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ کن تدابیر سے ازالۂ نقص و کمزوری ممکن ہے۔ مگر افسوس کہ ہمارے ملک میں ایسے علم کو فضولیات سے گنا جاتا ہے اور خواندہ اصحاب اس ذریعہ بہا کی طرف سے بالکل غافل اور بے پرواہ نظر آتے ہیں۔

طریق و اصول یادداشت

اگرچہ زمانہ حال کے عالم ڈاکٹروں اور فلاسفروں کے تجربات و تحقیقات سے کئی ایک نئی باتیں بھی معلوم ہو گئی ہیں مگر تاہم یہ امر ابھی تک ایک لاحل معمّا ہے کہ حافظہ کیا چیز ہے اور وہ کیوں اور کس طرح واقعات اور انکے اثر کو قبول

وجوہات کمزوری حافظہ

حافظہ کی ماہیت اور اس کی اہمیت بیان کرنے کے بعد اب ہمیں یہ دیکھنا منظور ہے کہ کن وجوہات سے یہ طاقت انسان میں کمزور ہو جاتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ بعض اشخاص میں مادۂ حفظ بہت عرصہ تک صحیح و سالم رہتا ہے لیکن کمزور حافظہ کے اکثر لوگ شاکی پائے جاتے ہیں اور عموماً ذیل کے عوارض و واقعات سے حافظہ خراب ہو جاتا ہے (۱) کمی خون و خرابی صحت سے (۲) سر میں صدمہ یا چوٹ لگ جانے سے (۳) نارکوٹک ادویات اور منشیات کے استعمال سے (۴) کثرت عیش و عشرت و اوباشی سے (۵) کثرت کام و تھکاوٹ سے (۶) بے قاعدہ تعلیم و مطالعہ سے۔

اب ہم ان میں سے ہر ایک کا مختصر حال تحریر کرتے ہیں۔

صحت اور حافظہ

کسی نے سچ کہا ہے کہ "تندرستی ہزار نعمت ہے" کون ہے جو اسکی قیمت و قدر کا اندازہ لگا سکے اس کے سامنے دنیا کی تمام نعمتیں ہیچ ہیں زندگی کا تمام لطف اور مزہ اسی کی ہستی پر منحصر ہے بغیر اس کے دم بھر جینا بھی محال ہے۔ اگر یہ شامل حال ہو تو ہمارا ہر ایک عضو اور ہماری ہر ایک قوت خاطر خواہ کام دیگی۔ ورنہ ایک ہم ہونگے اور ایک غم کا سامان ہوگا۔ دیگر قوائے کی طرح حافظہ کی درستی اور مضبوطی کے لئے بھی صحت جسمانی پہلے درجہ کی ضروری ہے اور اس کا بہت کچھ دارومدار خالص خون کی کافی مقدار اور اس کے باقاعدہ دوران پر ہے جس سے تمام عضلات اعضائے نشو و نما پاتے ہیں اور حافظہ بھی اُسی خون سے پرورش پاتا ہے جو گینگلیا میں جاتا ہے۔ پس اگر خون صاف اور ستھرا ہوگا تو یہ دماغی مادہ بھی صحیح و سالم ہوگا۔ ورنہ ناقص اور ردّی ہونے

ساتھ یوں دیتے ہیں کہ جوش اور خوشی کی حالت میں جو خیالات جذب کئے جاویں وہ یقیناً دیرپا ہوتے ہیں۔ اور جس طرح فوٹوگراف کی پلیٹ پر عکس حاصل کرنے کے لئے وقت کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اور پھر تصویر نمودار کرنے کے لئے اور وقت درکار ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ دماغی کل بھی خیالات بیرونی کے جذب کرنے کے لئے وقت کی محتاج ہے۔ اگر اس کام کے لئے کافی وقت نہ دیا جاوے گا تو حاصل شدہ خیالات ہرگز مستقل اور دیرپا نہ ہوں گے۔ مثلاً ایک شخص کنویں میں گرتا ہے اور دماغ کو سخت صدمہ پہنچنے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو جاتا ہے۔ جب وہ ہوش میں آتا ہے تو حیران ہوتا ہے کہ وہ کہاں ہے اور کس طرح آگیا ہے۔ اس امر کی توجیہ ہم یہاں مختصراً بیان کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ حافظہ میں آلہ فوٹوگراف کی طرح دو قسم کی طاقتیں موجود ہیں۔ اول قوت جاذبہ۔ دوسری قوت پیدا کنندہ یعنی تذکر۔ چونکہ کنوئیں میں گرنے والے شخص نے اُن خیالات اور واقعات کو جو صدمہ کو سے چند لمحے پہلے وقوع میں آئے کافی وقت نہ ملنے کی وجہ سے اچھی طرح سے جذب نہیں کیا تھا۔ اس واسطے وہ اُنکو دوبارہ پیدا کرنے یعنی یاد کرنے میں کیونکر کامیاب ہو سکتا تھا اس سے یہ صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ دماغی تختی پر خیالات چھپنے کے لئے کچھ وقت ضروری طور پر درکار ہے اور یہ وقت کتنا ہونا چاہئے۔ ہم مقرر نہیں کر سکتے کیونکہ مختلف آدمیوں کی حالت میں مختلف مقدار کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ ایک تیز حافظہ کے لئے نقوش کا جلد اور مستقل قایم ہونا ممکن بلکہ لازمی ہے جب کہ ناقص اور خراب حافظہ کے لئے بہت سے وقت کی ضرورت ہوا کرتی ہے مگر یاد رہے کہ جو کچھ نیند۔ بھوک تکان۔ بیقراری یا اضطراب میں دیکھا جائے۔ اُس کا یاد رکھنا بھی ایک امر محال ہے۔ برخلاف اس کے ایسی حالت میں جبکہ ہماری طبیعت تروتازہ اور دل شادمان ہو اور اعضائے جسمانی بھی قوی اور تازہ دم ہوں۔ تو ہم جو کچھ سیکھیں وہ بڑی آسانی اور سہولیت کے ساتھ یاد رکھ سکتے ہیں۔

اور مضبوطی کے لئے صحت جسمانی از حد ضروری ہے۔

عام بے اعتدالیوں کا حافظہ پر اثر

مسٹر ہالی ایک مشہور فصیح ایک جگہ ذکر کرتے ہیں کہ میرا قاعدہ تھا کہ سفر خرچ کے بچانے کے لئے مقام لکچر پر اکثر پیدل جایا کرتا لکچر کے پہلے حصہ میں تو میری آواز صاف ہوتی اور حافظہ بھی صحیح و سالم ہوتا۔ لیکن خاتمہ پر اپنے سلسلہ مضمون کو بہ مشکل یاد رکھ سکتا۔ بلکہ بعض اوقات میری تقریر بھی بالکل بے معنی اور بے اثر ثابت ہوتی۔ وجہ صرف یہ تھی کہ مارے سفر کے تمام قوائے تھک جاتے جس سے میرے حافظہ کو بھی نقصان پہنچا۔

مشہور ڈاکٹر ہالبروک صاحب سچ فرماتے ہیں کہ انسانی حافظہ ایک گھوڑے کی مانند ہے جس سے اگر کام لینا منظور ہو تو لازم ہے کہ اس کے ساتھ نیک سلوک کیا جاوے یعنی نہ اسکی طرف سے بالکل غافل ہو جاویں اور نہ کام کی زیادتی سے اسے دبالیں۔ لیکن بعض لاپرواہ شخص اس قوت پر اتنا دباؤ ڈالتے ہیں کہ تمام کاروبار کا لاد اسے ہی بنا دیتے ہیں۔ نتیجہ ظاہر ہی ہے کہ کمزور گھوڑے کی طرح حافظہ بھی تھوڑے سے بہت کام سے صاف جواب دے بیٹھتا ہے۔ پس یاد رکھنا چاہئیے کہ جس نسبت سے ہم اس کی پرورش و آرام کا خیال رکھیں گے اسی نسبت سے اچھا یا بُرا کام دیگا۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ بعض نارکوٹک خواب آور) و دیگر نشئی اشیاء مثلاً شراب الکوہل بھنگ وغیرہ عارضی طور پر حافظہ پر اچھا اثر کرتی ہیں لیکن ایسی ادویات نظام عصبی میں ایک غیر معمولی حرکت پیدا کر دیتی ہیں اور جب تک انکا اثر قایم رہتا ہے۔ قوت حافظہ کو تیز رکھتی ہیں۔ لیکن جونہی انکا اثر زایل ہو جاتا ہے انسان حافظہ سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اور پھر بجائے نفع کے نقصان ہوتا ہے۔ یہی حال برومائیڈ آف پوٹاش کا ہے جو دماغ میں

کی صورت میں قوت یادداشت کو بھی ضرور صدمہ پہنچے گا۔

مسٹر "ہربرٹ سپنسر" ایک جگہ فرماتے ہیں کہ کمزور طبیعت کے آدمی جنہیں خون کی قلت کے سبب دل اپنا کام نہایت سستی سے کرتا ہے۔ کمزور حافظہ کے اکثر اوقات شاکی ہوتے ہیں لیکن یہ تمام علامات دل کی قدرتی حرکت حاصل کرنے پر فوراً مفقود ہو جاتی ہیں۔

ڈاکٹر ہالبروک کا قول ہے کہ گندے اور ناقص خون کی تھوڑی سی مقدار بھی حافظہ کو بہت صدمہ پہنچا سکتی ہے اور چونکہ متعدد اشخاص کے دماغ میں ضرورت سے تھوڑا خون پہنچتا ہے جو غلاظتوں سے بھی خالی نہیں ہوتا اس واسطے ان کا حافظہ اکثر کمزور رہتا ہے۔ آگے چل کر وہی صاحب صفائی خون کا ایک نہایت سہل اور مستقل علاج یہ بتلاتے ہیں کہ دن میں کم از کم دو گھنٹہ ایک صبح و ایک شام کھلی ہوا میں سیر اور ورزش کیا کریں تاکہ زیادہ آکسیجن کے اندر جانے سے ناقص خون کی صفائی رہے۔

ڈاکٹر "ایڈورڈ ویلینز" صاحب فرماتے ہیں کہ مفید اور کافی مقدار کی غذا کھائے بغیر عمدہ خون کی پیدائش بالکل ناممکن ہے اور جب کمی خون کی وجہ سے دماغ کو بخوبی تقویت نہیں پہنچتی۔ تو حافظہ میں بھی کمزوری لاحق ہو جاتی ہے۔ جس کا کبھی دماغی یا ذہنی کام نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جب خالص خون دماغ کو کافی مقدار میں نہیں پہنچ سکتا تو دماغی قوائے کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور انہیں ایک قسم کی غنودگی اور سستی آدباتی ہے جس کی وجہ سے انسان کسی قسم کی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اس قسم کی بیشمار مثالیں مل سکتی ہیں کہ ایک شخص بھلا چنگا تھا اور اس کا حافظہ نہایت زبردست تھا بدقسمتی سے بیمار ہونے پر اسے اگلی پچھلی باتیں بالکل فراموش ہو گئیں چنانچہ ڈاکٹر "ڈیفر" صاحب لکھتے ہیں کہ ایک شخص کو سکتہ کا عارضہ ہوا۔ جب افاقہ ہوا تو اپنے کسی عزیز یا رشتہ دار کو بالکل نہ پہچان سکتا تھا۔ پس بیان متذکرہ بالا سے بخوبی روشن ہے کہ حافظہ کی درستی

ہے کیونکہ انکو اس قوت کے استعمال کا کافی موقعہ مل جاتا ہے۔ بر خلاف اس کے وہ لوگ جو اپنی علمی واقفیت کو نوٹ بک کے حوالہ کر دیتے ہیں وہ اکثر کمزوری حافظہ کے شاکی پائے جاتے ہیں اور خدانخواستہ نوٹ بک کے کھوئے جانے پر حقیقت میں اپنے قیمتی اور بھاری دماغی ذخیرہ کو کھو بیٹھتے ہیں۔ ایک فارسی شاعر نے خوب کہا ہے۔

علم در جلد خویش مے باید
نہ کہ در جلد میش مے باید

لیکن بعض حالتوں میں بموجب قول ڈاکٹر ہالبروک صاحب نوٹ کرنا بھی مفید ہوتا ہے وہ فرماتے ہیں کہ چونکہ پیشہ وکالت ایسا ہے کہ اس میں مقدمات کی بھرمار سے ہر ایک مقدمہ کے متعلقہ امور ضروریہ کا یاد رکھنا محال ہوتا ہے اس واسطے انکے لئے نوٹ بک کا استعمال نہایت ضروری ہے اسی طرح تعجیل اور جلدی کی حالت میں بھی یادداشت کا لکھ لینا اکثر مفید پڑتا ہے ایک اور صاحب ہدایت دیتے ہیں کہ جو جو زیادہ ضروری اور غور طلب باتیں کتاب میں دیکھو ان کے نیچے سرخ روشنائی سے خط کھینچو۔ یا اگر ہو سکے تو کتاب کے حاشیہ پر ضروری اور مشکل باتوں کے نوٹ لکھتے جاؤ مگر ہماری رائے میں سب سے بہتر یہ ہے کہ نوٹ بک علیحدہ رکھی جاوے آگے چل کر ہم اس کا مفصل ذکر کرینگے۔

قوت حافظہ میں ترقی کی گنجائش

جس طرح عالمان علم بصیرت نے بہت سی تحقیقات کے بعد دریافت کیا ہے کہ ابھی انسان کی آنکھ اور قوت بینائی میں بہت کچھ ترقی ممکن ہے اسی طرح عالم ڈاکٹروں کی یہ بھی رائے ہے کہ قوت حافظہ قدرتی طور پر کمل نہیں اور یہ طاقت بھی دیگر قوائے کی طرح مشق اور تربیت سے ایک حیرت انگیز

دوران خون کو سست کرکے نیند تو ضرور لے آتا ہے مگر آہستہ آہستہ حافظہ کو بہت کمزور کر دیتا ہے۔

مشہور حکیم غلام نبی صاحب ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ جو لوگ شہوت رانی کے متعلقہ مختلف قسم کی بے اعتدالیوں اور خرابیوں کے مرتکب ہوتے ہیں ان کا حافظہ خصوصاً کمزور اور خراب ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ فراموشی کی شکایت کیا کرتے ہیں۔ ہندوستان کے اکثر رشی مُنی اور رہبا نما لوگ مجرّد زندگی بسر کیا کرتے تھے چنانچہ اُنکی قوت یادداشت اس غضب کی تھی کہ انکو ویدوں جیسی ضخیم کتب از بر یاد تھیں۔ بیشک برہم چریہ سے بڑھ کر طالب علموں کے لئے اور کوئی عالت مفید نہیں۔ ڈاکٹر ہاف مین صاحب فرماتے ہیں کہ جو لوگ اغلام۔ جلق۔ یا کثرت جماع کے عادی ہوتے ہیں انکے تمام قوائے روحانی جسمانی و ذہنی کمزور پڑ جاتے ہیں انکا حافظہ زائل۔ بینائی کم۔ چہرہ زرد اور جسم دُبلا ہو جاتا ہے۔ اور اخیر میں کئی ایک خطرناک اور مہلک بیماریوں میں مبتلا ہو کر قبل از وقت موت کا شکار بن جاتے ہیں۔

نوٹ بک کے فوائد اور نقصانات

وجوہات کمزوری حافظہ بیان کرتے ہوئے ہم ایک اور عالمگیر غلطی کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں جس میں خواندہ اصحاب بالخصوص مبتلا پائے جاتے ہیں اور جس نے حافظہ کو نکما کرنے میں کم و بیش ضرور حصہ لیا ہے۔ ہماری مراد نوٹ بک رکھنے کی عادت سے ہے۔

اکثر دیکھا جاتا ہے کہ جو لوگ نوشت و خواند سے بے بہرہ ہوتے ہیں انکا حافظہ خوب زبردست ہوتا ہے کیونکہ اُنکے پاس بجز اس قوت کے کوئی ذریعہ ایسا نہیں ہوتا جس سے یاد رکھنے میں مدد لے سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر دوکانداروں اور ناخواندہ لوگوں کا حافظہ نہایت تیز اور زبردست ہوتا

لمبے لمبے اور دقیق سوالات حساب و الجبرا کے سنتا اور حیرت یہ کہ منٹوں میں ہی سب کے جواب باصواب زبانی سنا دیتا۔

کہتے ہیں کہ "ڈاکٹر لیڈن" کا حافظہ اس قدر تیز تھا کہ پارلیمنٹ کا بڑے سے لمبا قانون صرف ایک مرتبہ پڑھنے سے اُسے نوک زبان ہوجاتا تھا۔ لیکن مذکورہ بالا مثالوں سے نہ یہ سمجھنا چاہئے۔ کہ حافظہ قدرتاً ایسا ہونا ضروری ہے۔ نہیں بلکہ ہم اس قوت کو خود محنت سے درجہ تکمیل تک پہنچا سکتے ہیں چنانچہ آگے چل کر ہم حافظہ کو زبردست اور مکمل بنانے کے سہل طریق اور قابل قدر تجاویز بیان کرینگے۔

تدابیر ترقی حافظہ

توجہ

مشہور ڈاکٹر "ہالیبوک" صاحب فرماتے ہیں کہ ہم کسی خیال کو ٹھیک اسی نسبت سے یاد رکھ سکتے ہیں جس نسبت سے کہ ہم نے اس کی طرف توجہ مبذول کی ہو۔ چنانچہ ہر ایک شخص کا ذاتی تجربہ بھی اس امر کی کافی شہادت دے سکتا ہے کہ جو کچھ لاپرواہی اور عدم توجہی سے دیکھا یا سنا جاوے وہ ہرگز یاد نہیں رہتا لیکن جب مستقل ارادے سے توجہ کو کسی مضمون میں لگایا جاوے تو اس کے یاد رکھنے میں کچھ بھی تکلیف نہیں ہوتی۔

مسٹر "لاک" مشہور فلاسفر فرماتے ہیں کہ انسان کا دماغ مرقعہ کی مانند ہے اور اس قابل ہے کہ محسوسات کی تصاویر قبول کرے پس وہ تصویر دھیان اور غور کی قلم سے جس قدر احتیاط سے کھینچی جاسکے گی اُسی قدر وہ تصویر واضح مستقل اور دیرپا ہوگی۔ پس طالب علم کے لئے سب سے مقدم اور ضروری بات یہ ہے کہ جس مضمون کو سیکھنا مطلوب ہو اُس پر کافی توجہ اور دھیان دیوے۔

ایک اور عالم کا خیال ہے کہ ۵۰ فیصدی طلباء ایسے ہوتے ہیں جو تعلیم پاتے وقت صرف کم توجہی اور لاپرواہی ظاہر کرنے کی وجہ سے جماعت میں شرمساری

درجہ تک ترقی کر سکتی ہے۔

بعض لوگوں کا حافظہ ایسا ہوتا ہے کہ جو کچھ وہ یاد کرتے ہیں بہت جلد بھول جاتے ہیں۔ اور جو کچھ سنتے یا دیکھتے ہیں اس کو دماغی مخزن میں جمع نہیں کر سکتے برخلاف اس کے بعض ایسے صاحب قسمت بھی ہیں کہ جن کو ذرہ ذرہ سی باتیں بھی ہر وقت یاد رہتی ہیں۔ چنانچہ ولایت کے ایک دوکاندار کا ذکر ہے کہ اس کی دوکان پر ایک مرتبہ بھی جو شخص سودا خریدنے آتا وہ اس کا نام یاد کر لیتا بلکہ خرید کردہ چیز کا نام بھی اُسے یاد رہتا۔

جرمن کے شاہنشاہ فریڈرک اعظم کا یہ حال تھا کہ وہ اپنے ہر ایک سپاہی کا نام اور اُسکی شکل و شباہت بخوبی جانتا تھا۔

اکبر بادشاہ کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ ایام شیرخوارگی میں ایک روز پلنگ پر بیٹھا تھا کہ بلی اس کے لحاف میں آگھسی یہ رویا اور اس کی ماں نے آکر بلی کو نکالا۔ اکبر کو یہ واقعہ تمام عمر یاد رہا۔

مسلمانوں میں اکثر حافظوں کو ابتدا سے انتہا تک تمام قرآن ازبر یاد ہوتا ہے۔ "پوپ پولوس" چہارم کو تمام عہد نامہ جدید زبانی یاد تھا۔

ہند کے باشندے تو قوت حافظہ میں بالخصوص شہرۂ آفاق رہے ہیں۔ دکن میں بعض پنڈت ابتک ایسے موجود ہیں جنکو ایک ایک وید مکمل طور پر یاد ہے۔ کہتے ہیں کہ جن دنوں ہندوؤں کی متبرک کتابیں اور دیگر علمی پستکیں متعصب مخالفین جلادیا کرتے تھے اس وقت برہمنوں نے اپنی متبرک کتابوں کی حفاظت کے لئے جنہیں وہ جان سے بھی عزیز جانتے تھے نوک زبان کر لیا پھر بھلا ان کے اس دماغی بے بہا خزانے کو کون چھین کر جلا سکتا تھا

۱۸۹۲ء میں دکن کا ایک سفید ریش برہمن پنجاب میں بھی آیا تھا۔ جسکی حیرت انگیز دماغی طاقت کو دیکھ کر ملک کے اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم یافتہ بھی دنگ رہ گئے۔ یہ بے نظیر انسان صرف ایک بار ہی بڑے

اگرچہ جب کسی مضمون پر کافی توجہ دی گئی ہو تو اس کا بہت دفعہ دہرانا چنداں لازمی نہیں تاہم مفید تو ضرور ہے۔ بچہ اپنی مادری زبان کیوں سیکھ لیتا ہے اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ وہ الفاظ کو بار بار سنتا اور بار بار دوہراتا ہے۔ اگر کسی لڑکے کو جو اپنی مادری زبان اچھی طرح بول سکتا ہو۔ کسی غیر ملک میں لیجاویں جہاں اُس زبان کے سننے یا بولنے کا اُسے کبھی موقعہ نہ ملے تو یقیناً چند سال کے بعد وہ اپنی مادری زبان کو بھی مطلقاً بھول جائیگا۔ وجہ یہ کہ زبان مذکورہ اُس کے سامنے کبھی دوہرائی نہیں گئی اسی طرح بہت سے لڑکے جو آیندہ تعلیم و مطالعہ کو چھوڑ بیٹھتے ہیں پچھلا پڑھا ہوا بھی پریکٹس یعنے مشق کے جاتے رہنے سے فراموش کر بیٹھتے ہیں۔

ہمارے خیال میں گہری توجہ کے بعد دماغی نقوش کو تیز کرنے والا صرف یہی طریقہ ہے کہ مضامین مطلوبہ کو بار بار دہرایا جاوے اس سے نقوش سابقہ زیادہ گہرے اور واضح ہو جاتے ہیں اور ہر ایک طالب علم اس امر کی خود بھی شہادت دے سکتا ہے۔ کہ تکرار کرنے اور بار بار پڑھنے یا لکھنے سے سبق یا جو چیز یاد کرنی ہو عموماً جلد یاد ہو جاتی ہے۔ گرامر۔ تواریخ۔ اقلیدس اور علم ریاضی کے قواعد عموماً تکرار سے ہی آتے ہیں اور بار بار دہرانے کی بجائے اگر کسی ہم جماعت یا کسی اور شخص کو سبق یا مضمون مطلوبہ سنا دیا جاوے۔ تو اور بھی مفید ہوگا۔ اس قاعدہ کی تعمیل کے لئے مسٹر تھرلو ویڈ بڑے زور سے سفارش کرتے ہیں۔ لیکن دُہرائی کے وقت پورے طور پر متوجہ ہونا نہایت ضروری ہے ورنہ بے توجہ دُہرانا آلہ فونوگراف کی طرح آواز نکالنے سے بڑھ کر مفید نہیں ہو سکتا۔

اٹھاتے اور نالائق شمار کئے جاتے ہیں ورنہ زیادہ سے زیادہ صرف ۵ فیصدی ایسے بدنصیب ہوں گے۔ جن کا ذہن اور حافظہ قدرتی طور پر ناقص ہو۔ پہلی قسم کے طالبعلم تو صرف کافی توجہ اور دھیان سے کام لینے اور غور و خوض کی عادت ڈالنے سے خاطر خواہ ترقی کر سکتے ہیں۔ جبکہ دوسری قسم کے طلباء کسی لائق ڈاکٹر۔ وید یا حکیم کے علاج و مشورہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ کئی گھنٹوں تک ایک ہی مضمون پر توجہ کو لگائے رکھنا تو اس دماغ کو تھکا دیتا ہے اور ساتھ ہی دل بھی ایک مضمون سے بیزار ہو جاتا ہے۔ اس لئے مختلف مضامین کی تعلیم ایک دلچسپ پیرایہ میں بہت مفید پڑتی ہے۔

باقاعدہ مشق و دوہرائی

جب ہم کائنات کی طرف دیکھتے ہیں تو ہمیں حرکت۔ عمل یا دوسرے الفاظ میں مشق کا عالمگیر اصول ہر جگہ کام کرتا نظر آتا ہے۔ اور یہی معلوم ہوتا ہے کہ بغیر حرکت یا عمل کے ترقی ناممکن ہے۔ بچہ جب پیدا ہوتا ہے فوراً رونا چلاتا ہے۔ اگر ایسا نہ کرے۔ تو اس کے قوائے گفتار ہرگز مکمل نہ ہوں۔ اگر ہاتھ پاؤں نہ ہلا وے تو عضلات کو کب تکمیل حاصل ہو۔ یہی حال ہر ایک عضو اور قوت کا ہے اور قوت حافظہ بھی اسی زمرہ میں شامل ہے۔

اس میں شک نہیں کہ بعض اصحاب ایسے بھی ہیں کہ وہ اگر ایک دفعہ سرسری طور پر بھی کسی بات کو سن پاویں تو ساری عمر نہیں بھولتے۔ لیکن ایسے خوش قسمت بہت ہی کم ہیں۔ ڈاکٹر ایبکرانی کا بیان ہے کہ ایک شخص کا حافظہ اس قدر زبردست تھا کہ تمام اخبار صرف ایک دفعہ دیکھ لینے سے نوک زبان کر لیتا تھا۔ مشہور فلاسفر بیکل کا حافظہ اس مذہب کا تیز تھا کہ وہ جو کچھ پڑھتا یا سنتا اسے کبھی نہ بھولتا لیکن ایسی مثالیں شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتی ہیں۔ عام لوگوں کے لئے مشق اور دوہرائی سے کام لینا اکثر ضروری ہوتا ہے۔

فوائد ڈائری

یاد رہے کہ ہم اپنے علم کا بہت سا حصہ حواس خمسہ کی بدولت ہی حاصل کرتے ہیں مگر ان میں سے ہر ایک حس کا فعل بالکل مختلف ہے اور عالموں نے تحقیق کیا ہے کہ کسی چیز کو سیکھتے وقت جتنے زیادہ مختلف حواس سے کام لیا جاویگا دماغی نقوش اُسی قدر زیادہ مستقل اور دیرپا ہونگے۔ لیکن قوت باصرہ کا فعل سب سے زیادہ موثر اور مستقل ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ جو واقعات انسان اپنی آنکھ سے دیکھتا ہے وہ بہ نسبت مسموعات کے حافظہ پر گہرے نقوش بناتے ہیں اور بدیں وجہ نہایت استحکام کے ساتھ یاد ہوتے ہیں۔ چنانچہ اسی بناء پر مثل مشہور ہے "شنیدہ کے بود مانند دیدہ"

ڈاکٹر "ہالبروک" صاحب ایک جگہ فرماتے ہیں کہ اگر آنکھ اور کان ہر دو کو کام میں لایا جاوے تو دوگنا فائدہ حاصل ہوگا۔ مثلاً اگر ہم کسی لیکچر کو اول سنیں اور بعد میں اس لیکچر کو پڑھیں تو ہم کو مقابلتاً اس کا بہت سا حصہ یاد ہو جائیگا اور اگر بالفرض ایک طاقت کے فعل میں کسی قسم کا نقص ہوگا تو دوسری طاقت اس کی تلافی کر دے گی۔ اس اصول پر اکثر اُستاد لڑکوں کو املا لکھانے اور سبق کو کئی بار احاطہ تحریر میں لانے کی تاکید کرتے ہیں۔

قوت حافظہ کو بڑھانے کا نہایت سہل اور مفید ذریعہ اپنا روزنامچہ لکھنا ہے۔ ہر شخص روزمرہ صبح و شام مختلف واقعات دیکھتا۔ سینکڑوں کوائف سنتا اور کئی ایک نئے امور مشاہدہ کرتا ہے۔ مگر دوسرے روز ہی ان سب کو بھول بیٹھتا ہے بلکہ اکثر امور ضروریہ کے فراموش ہو جانے کی وجہ سے ندامت اور پشیمانی اٹھاتا ہے۔ مگر جو شخص روزنامچہ لکھتا ہے وہ مجبوراً انکو حافظہ پر نقش کرتا اور ان کو Recollect کرنے یعنی دوبارہ پیدا کرنے کے لئے مجبور ہوتا ہے۔ اس طرح وہ تمام دن کے واقعات

مشاہدہ و عادت غور و خوض

ڈاکٹر "ایڈورڈز یلنٹز" صاحب فرماتے ہیں کہ بچوں کے حافظہ کی مستقل تربیت کے واسطے سب سے ضروری ہے کہ ہم انکو خوب غور و خوض سے مشاہدہ کرنے کا عادی بنائیں کیونکہ ابتدائی تعلیم کا بنیادی اصول غور و خوض سے مشاہدہ کرنا ہے اور تمام ماہران علم و انع اسیات پر متفق ہیں کہ جو لوگ سوچ بچار سے بہت کام لیتے ہیں۔ انکا حافظہ اکثر تیز ہوتا ہے۔

ڈاکٹر "ہالبروک" صاحب اُن اشخاص کے لیئے جو ذاتی مشاہدہ اور سوچ بچار سے علم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ایک نہایت ہی مفید اور سہل تدبیر بتلاتے ہیں کہ ایک امر کی وجہ توجیہ دریافت کرنے کی عادت ڈالی جاوے۔ وہ اس طرح کہ دل سے اس قسم کے سوالات پوچھا کریں کہ یہ کیا چیز ہے اس کی کیا کچھ خاصیتیں ہیں۔ اس کا کسی دیگر چیز معلومہ کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ ایسا کیوں واقعہ ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کے سوالات پوچھنے سے ایک تو تحقیقات کا مادہ بڑھ جاتا ہے دوسرے دماغی نقوش بھی ایسے گہرے اور تیز ہو جاتے ہیں کہ پھر انکا مٹنا قریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔

اس کے علاوہ ایک اور تدبیر یہ ہے کہ طالب علم کو کسی کھیت۔ باغ۔ لائبریری۔ عجائب گھر۔ یا اور کسی دلچسپ نظارہ کی سیر کو بھیجا جائے اور اُسے کہا جائے کہ جو کچھ اُس نے سیر میں دیکھا ہو۔ اُس پر ایک مختصر مضمون لکھے اس سے ایک تو بہ غور مشاہدہ کرنے اور جواب مضمون لکھنے کی عادت حاصل ہوگی اور دوسرے قوت یادداشت کو بھی بہت فائدہ حاصل ہوگا۔

نہایت ہی کارآمد ثابت ہوا ہے۔ مثلاً نام کے لفظ سے انگریزی لفظ Name فی الفور یاد ہو جاتا ہے۔ وجہ یہ کہ ان دونوں میں بہت سی مشابہت پائی جاتی ہے۔ پس جتنی زیادہ مشابہت لفظوں میں ہوگی اسی قدر جلدی و آسانی سے وہ یاد ہو سکیں گے۔ مثال کے طور پر ہم اور چند الفاظ پیش کر سکتے ہیں۔

بلبلہ ببل Bubble بہتر بیٹر Better

ابرو برو Brow

بڑا۔ بد بیڈ Bad باندھنا۔ بانیڈ Bind

برادر براور Brother بار۔ بجار۔ برداشت کرنا۔ بیئر Bear

ویران۔ بیرن Barren بوتل باٹل Bottle

کف۔ کف Cough صد سنٹ Cent

کفن کافن Coffin کاٹ۔ کٹ Cut

دان ڈونیشن Donation

انتر۔ اندر۔ داخل ہونا انٹر Enter

جنس۔ قسم جنس Genos جننے یعنی پیدائش متعلقہ

جنٹیل Genital

ہفت گونہ ہیپٹاگن Heptagon

جوان۔ متعلقہ جوانی جوونائیل Juvenile

ورز لیک leak

مادر مدر Mother منتری۔ منڈرین Mandarin

مشک۔ کستوری۔ مسک Musk مار۔ مارٹر Martyr

(چوہا) موش۔ ماؤس Mouse مونچھ موسٹیش Moustaches

ناقص۔ ناکش Noxious ناس۔ ناک۔ نوس Nose

نعل۔ ناخن۔ نیل Nail نیا۔ نیو New

گو یا کم و کاست یاد رکھنا اور حسب معمول انکو کاغذ کے حوالہ کرنے کے قابل بن جاتا ہے۔ اب اس طریق سے تم اپنے حافظہ کو اور بھی بڑھا سکتے ہو۔ جب رات کو اپنا روزنامچہ لکھو تو ۔ دو سرے روز تمام واقعات روز گذشتہ کو بلا امداد روزنامچہ اپنے دل میں دوہراؤ اور اگر کوئی بات بھول جاوے اور باوجود بہت کوشش کے یاد میں نہ آسکے تو پھر روزنامچہ سے مدد لیلو۔ اسی طرح علاوہ دیگر کئی ایک فوائد کے جو اتفاقات ضروری کی یادداشت سے حاصل ہوتے ہیں تمہاری قوت جاذبہ و بیانیہ یعنی تحفظ اور تذکر ہردو ترقی پا جاویں گی

اسرار مخفیہ

Laws of Assimilation

اصول مشابہت

عموماً ہر ایک شخص کے تجربہ میں آیا ہو گا کہ ایک بھولا ہوا خیال بعض حالتوں میں خود بخود یاد آجاتا ہے جس کی خاص وجہ قوت مشابہت کی برانگیختگی ہوا کرتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حافظہ درحقیقت خاص خاص اصولوں کے مطابق عمل کرتا ہے جنیں سے پہلا اصول اصول مشابہت ہے جس کی مدد سے ہم کسی جدید خیال کو سابقہ خیال کے عین مطابق بنا لیتے ہیں۔ مثلاً ہم ایک چیز کو دیکھتے ہیں تو اس کی مشابہت سے فی الفور کوئی اور چیز ویسی ہی یاد آجاتی ہے۔ ایک بڑھیا کا ذکر ہے کہ شہر میں خواہ کسی قوم کا نوجوان مرتا یہ بیچاری اس جانکاہ سانحہ کو سنکر زار زار روتی۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس کا اکلوتا جوان بیٹا فوت ہو چکا تھا۔ جسکی جدائی کو ٹھیک اسی قسم کا واقعہ فوراً یاد دلا دیتا تھا۔ اس اصول کی پیروی کرتے ہوئے عالموں نے حافظہ کو ترقی دینے میں بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ اور غیر زبانوں کے سیکھنے میں یہ اصول

تسلسل خیالات

Association of Ideas

اکثر دیکھا ہوگا کہ جب ہم کوئی کام یاد رکھنا چاہتے ہیں تو اس کے واسطے کوئی خاص نشان مقرر کر لیتے ہیں تاکہ ضرورت کے وقت اُس نشانی کو دیکھنے سے ہمیں وہ کام یاد آجاوے: جیسے انگلی پر دھاگا باندھنا یا کمر میں گرہ دیدینی وغیرہ۔ چونکہ اس قسم کے نشانات مقرر کرنے میں درحقیقت اس کا کار مطلوبہ کے ساتھ تعلق پیدا کرنا ہوتا ہے۔ بدیں وجہ اس نشان کا دیکھنا ہی اُس کام کو فی الفور جتا دیتا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ ڈاک خانہ کی حرف مُہر کا نشان دیکھنے سے اُس شہر کا نقشہ میرے سامنے کھل گیا۔ جہاں میں نے چند سال تعلیم پائی تھی۔ اس وقت کے استادوں ہم جماعتوں اور دوستوں کی تصویریں بھی آموجود ہوئیں اور میرے دل میں ایسے ایسے خیالات آنے لگے جن کا مجھے کبھی خیال تک بھی نہ آیا تھا۔ وجہ صرف یہ کہ اس نشان نے میرے خفیہ حافظہ کو گویا بیدار کر دیا۔ اسی کا نام تسلسل خیالات یا ارتباط خیالات ہے اور تربیت حافظہ کے لئے سب سے مشہور اصول جس پر ماہران علوم دماغ بہت زور دیا کرتے ہیں وہ یہی ہے۔ اور یہ بالکل سچ ہے کہ واقعات جدیدہ اُسی قدر سہولیت سے یاد ہوں گے جس قدر وہ ہمارے معلومات سابقہ کے ساتھ وابستہ ہونگے۔ چنانچہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہم ایک شخص کو کہیں ملتے ہیں اور اتفاق سے ہم اُسے اچھی طرح یاد نہیں کرسکتے کہ وہ کون ہے لیکن جونہی کہ وہ شخص اِدھر اُدھر کی باتیں یاد دلاتا ہے جن کا ہماری کسی سابقہ ملاقات سے تعلق ہوتا ہے۔ تو فوراً اُسے پہچان لیتے ہیں۔ کیونکہ اس لئے کہ اِدھر اُدھر کی باتوں نے تسلسل خیالات کے قاعدہ کے مطابق ہمارے حافظہ کو برانگیخت کر دیا ہے۔

خوشبو۔ عطر۔ اوڈر Odour جیسے پالش Polish

روپیہ روپی Rupee رسید۔ رسیٹ Receipt

ستارہ شار سٹیٹ State سوشیل سوشل Social

اصطبل سیٹبل Stable چھل (چھلکا) شیل Shell

بُرا۔ وشہ کرنے والا۔ وشس Vicious

بدبخت رچڈ رچڈ Wretched

وَل (یعنے اچھا) وِل Well

خیال وہم وِہم Whim

ودو۔ دو ہوا وِڈو Widow

لیکن عام طور پر امدادی الفاظ جنھیں انگریزی میں پرمپٹر Prompter کہتے ہیں چنے جاتے ہیں جن کی امداد سے مختلف الفاظ میں زیادہ مشابہت اور یکسانیت پیدا ہو جاتی ہے جیسے اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہوتا ہے چنانچہ نوس سے ناس اور ناس سے ناک فوراً یاد آجاتا ہے۔ اور بعض دفعہ الفاظ میں ذرہ سی مطابقت بھی بہت مفید پڑتی ہے چنانچہ آئل Oil کے معنی تیل ہم اس طرح پر یاد کر سکتے ہیں کہ آئل میں بھی حرف لام آتا ہے۔ اور تیل میں بھی اسی طرح منتھ Month اور مہینہ میں حرف میم مشترک ہونے سے مطابقت کا کام دے سکتا ہے اور ایسے الفاظ ہر زبان میں ہزاروں مل سکتے ہیں۔ اس کے لئے عام قاعدہ یہ ہے کہ ہم کوئی ایسا لفظ تلاش کریں جس کا تلفظ نئے لفظ یا کم ازکم اس کے کسی حصہ کے تلفظ سے ایسی مشابہت رکھتا ہو کہ جب ہم ایک کو بولیں تو فوراً دوسرے کا خیال آجاوے اس طرح یہ قاعدہ ہر زبان کے سیکھنے میں کارآمد ہو سکتا ہے۔ لیکن امدادی الفاظ کا چننا ہر ایک کا اپنا کام ہے۔ اور بصورت نہ ملنے امدادی لفظ کے قواعد مابعد الذکر کو کام میں لانا چاہیئے۔

اس اصول کو زیادہ عام فہم بنانے اور تحصیل زبان میں اُسکے فوائد بیان کرنے کے لئے ہم یہاں چند ایک مثالیں پیش کرتے ہیں اور پہلے اصول کی طرح یہاں بھی امدادی الفاظ سے مدد لینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

Earth

زمین۔ رتھ۔ ارتھ

میں لفظ رتھ کا زمین کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے لئے ایک رتھ کا خیال دل میں لاتا ہوں جو زمین پر چلتا ہے۔

Horn

سینگ ہرن

چونکہ ہرن کے سینگ ہوتے ہیں پس میں خیال کرتا ہوں۔ کہ لفظ ہارن کے معنے جو لفظ ہرن کے مشابہ ہے۔ سینگ کے ہیں۔

Beggar

بے گھر بے گر

میں خیال کرتا ہوں کہ بے گھر ٹھیک اسی طرح لکھا جاتا ہے جس طرح کہ لفظ بے گر اس واسطے میں خیال کر سکتا ہوں کہ چونکہ بے گھر فقیر ہی ہوتے ہیں اس واسطے بیگر کے معنی فقیر کے ہیں۔

Enter

داخل ہونا اندر؟ انٹر

میں خیال کرتا ہوں کہ فلاں لڑکا بغیر اجازت کمرے کے اندر داخل ہوا تھا۔

Table

میز۔ ٹبہ ٹیبل

میں خیال کرتا ہوں کہ ٹبہ چونکہ (پنجابی میں) اونچی جگہ کو کہتے ہیں اور ٹیبل بھی ایک اونچی چیز ہی ہوتی ہے اس لئے ٹبہ کے لفظ سے ٹیبل کے معنی بہ آسانی یاد ہو جاویں گے۔

Martyr

مار مارٹر

میں خیال کرتا ہوں کہ لفظ مارٹر سے وہ شخص مراد ہے۔ جو قوم کی خاطر اپنے آپ کو مار دے (یعنی قربان کر دے)

Coach

گاڑی کوچ کوچ

مشہور ڈاکٹر "وسٹ" صاحب فرماتے ہیں کہ تربیت حافظہ میں جو بعض اوقات ایک شخص دوسرے شخص کی نسبت نمایاں ترقی کر جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ایک تو اپنے معلومات جدیدہ کا واقعات سابقہ کے ساتھ کافی تعلق پیدا کر سکتا ہے جبکہ دوسرا اس اصول سے مستفید نہیں ہو سکتا۔
ڈاکٹر "ہالبروک" صاحب ایک ایکٹر کا ذکر کرتے ہیں کہ جس کا حافظہ اگرچہ بالکل معمولی تھا تاہم وہ اشعار وغیرہ یاد رکھنے کی خاص مہارت رکھتا تھا۔ تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ دانا ایکٹر ترقی حافظہ کے لئے وہی قواعد ملحوظ رکھتا ہے کہ جن کا ہم نے ابھی ذکر کیا ہے مصرعہ مصرعہ یار بار دہرانے کی بجائے پہلے تو وہ ایک بار تمام نظم کو بہ غور پڑھتا۔ اور پھر واقعات کو یکے بعد دیگرے تسلسل خیالات کے اصول کے مطابق دماغ پر نقش کرنے کی کوشش کرتا۔ پس خیالات اور واقعات کو جتنی توجہ اور باقاعدگی کے ساتھ وابستہ کیا جاویگا۔ اُسی قدر پختگی کے ساتھ وہ حافظہ میں منضم ہونگے۔ اور باہمی تعلق پیدا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ جب تم کسی چیز کا خیال کرو۔ اُس قسم کے لوازمات اور تعلقات کو بھی سوچ لو۔ اور یہ عادت اس قسم کے سوالات پوچھنے سے بہت جلد حاصل ہو سکتی ہے مثلاً ہمارے سامنے ایک خاص واقعہ بیان کیا گیا ہے ہمیں چاہئے کہ اس کو بخوبی نقش کرنے کے لئے دل سے پوچھیں کہ اس کا ہماری تعلق کس امر سے ہے۔ اس بارے میں مجھے پیشتر کیا معلوم تھا۔ اس مضمون سے مجھے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اس کی تشریح و توضیح کس طرح ہو سکتی ہے وغیرہ وغیرہ لیکن عام طور پر وہ اشخاص ایسی مہارت بہت جلد حاصل کر سکتے ہیں جن کی قوت متخیلہ زیادہ تیز و درست ہو اور جو سوچ بچار کے زیادہ عادی ہوں۔ شاعر، موجد، مصور اور معمار لوگوں کے حافظے اسی قوت کی بدولت عموماً تیز ہوتے ہیں۔

کے ساتھ جوڑا جاوے۔ لیکن اگر خیالات میں باہمی تعلق نیچرل اور باقاعدہ ہوگا تو انکو یاد رکھنے میں ذرہ بھی تکلیف نہ ہوگی کیونکہ ایسی صورت میں ایک خیال دوسرے خیال کو خود بخود جتلا دیتا ہے۔

سٹیم سے انجن	راگ سے دل لگی
انجن سے ریلوے	دل لگی سے کھیل
ریلوے سے تار برقی	کھیل سے لڑکے
تار برقی سے بجلی	لڑکے سے جماعت
بجلی سے بادل	جماعت سے سبق
بادل سے مینھ	سبق سے علم
مینھ سے آندھی	علم سے نوکری
آندھی سے ہوا	نوکری سے روپیہ
ہوا سے آواز	روپیہ سے آرام
آواز سے راگ	آرام سے خوشی

الفاظ مذکورہ بالا میں اس قدر گہرا تعلق ہے کہ ایک سے دوسرے کا جھٹ پٹ خیال آجاتا ہے اور ان الفاظ کو ایک سمجھدار آدمی ایک آدھ منٹ میں اول سے اخیر اور اخیر سے اول لفظ تک یاد کر سکتا ہے۔ لیکن جب ایسے الفاظ کو بالترتیب یاد رکھنا منظور ہو جن میں باہمی تعلق کچھ نہ ہو تو ہم اور الفاظ سے مدد لے سکتے ہیں۔ مثلاً کاغذ اور کھیل کے درمیان تعلق قایم کرنے کے لئے ہم اس طرح خیال کر سکتے ہیں کہ کاغذ سے کتاب بنتی ہے اور کتاب لڑکے پڑھتے ہیں اور لڑکے کھیل کو پسند کرتے ہیں۔ پس کاغذ اور کھیل میں ایک ایسا سلسلہ قایم ہوگیا ہے کہ ایک دوسرے کو فوراً یاد دلا دیتا ہے۔

ہیں گاڑی کا تصور جاتا ہوں جو ہر روز اسٹیشن سے کوچ کیا کرتی ہے۔

جناب صاحب سر سر Sir

ہیں خیال کرتا ہوں کہ جس طرح سر تمام اعضاء کا سردار اور سب سے اوپر ہے اسی طرح لفظ سر کے معنی بھی (جو سر کے بھی مشابہ ہے) سردار یعنی جناب کے ہیں۔

جنگ وار War

چونکہ وار پنجابی میں حملہ کو کہتے ہیں۔ پس انگریزی لفظ وار کے معنی جنگ وغیرہ فوراً یاد ہو سکتے ہیں۔

ہنسنا لاف Laugh

ہیں خیال کرتا ہوں کہ فلاں شخص نے اس قدر لاف زنی کی کہ سب سننے والے ہنس پڑے۔

گھاس گراس یعنی لقمہ گراس Grass

چونکہ ہندی میں گراس لقمہ کو کہتے ہیں پس میں ایک گائے کا خیال کرتا ہوں جسکو میں نے گھاس کھاتے دیکھا۔

کھودنا (پنجابی) گرنا ڈگ Dig

ہیں خیال کرتا ہوں کہ ہر ایک شخص ایک کھودی ہوئی جگہ میں ڈگ یعنے گر پڑا۔

انجن - انجن - Engine

ہیں خیال کرتا ہوں کہ انجن بھی سیاہ دہواں (کجصورت کا جل) ہوتا ہے۔ پس انجن وہ چیز ہے جس سے دہواں وغیرہ نکلتا ہے۔

اس قسم کی سینکڑوں مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں لیکن بخیال طوالت انہی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ مگر یاد رہے کہ مذکورہ بالا مثالوں میں امدادی الفاظ ہم نے اپنے مطلب کے دیے ہیں۔ شائقین اپنے لئے خود نئے تجویز کر سکتے ہیں۔ مراد صرف یہ ہے کہ جس طرح سے ہو سکے خیالات سابقہ کو خیالات جدیدہ

اب ہر ایک خانہ کے نمبر اور اس کے خانہ کو اس طرح حفظ کرلو۔ کہ وہ جب طرح سے چاہیں یاد آجاویں اور مندرجہ ذیل سوالات سے اپنے یادداشت کا امتحان کرلیویں۔

کونسا نمبر وسط اور کونسا نمبر آخری ہے۔ نمبر وسطی سے دائیں اور بائیں طرف کونسا نمبر ہے۔ کونسا نمبر وسط سے اوپر اور نیچے ہے۔ کون کون سے نمبر ایک دوسرے کے اوپر اور نیچے واقع ہیں اسی طرح یہ بھی پوچھیں۔ نمبر ۵۔ کہاں واقع ہے اور نمبر ۹ کس جگہ نمبر ۸ وغیرہ وغیرہ۔ اس کے استعمال کا طریق مختصراً یہ ہے کہ ہر ایک چیز کے لئے علیحدہ علیحدہ خانے مقرر کرو اور اگر ممکن نہ ہو تو تسلسل خیالات کے طریق پر چیز اور اس کے خانہ میں باہمی تعلق پیدا کرلو تاکہ نمبر خانہ کو خیال میں لانے سے نمبر خانہ یاد آجاوے اس کے استعمال کا مفصل حال آگے چل کر بیان کرینگے۔

میموری الفبٹ یعنی ابجد ہندسہ

ماہران علم دماغ نے یادداشت میں مدد دینے کا ایک اور طریق بھی ایجاد کیا ہے جو بعض حالتوں میں نہایت مفید پایا جاتا ہے اس کا نام میموری الفبٹ یا ابجد ہندسہ ہے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
ک	چ	ٹ	ت	پ	ی	ر	ل	و	س
(خ)	چھ	ٹھ	تھ	پھ (ف)	ے				ش
کھ	ج (ز)	ڈ (ڑ)	د	ب					
گ	جھ	ڈھ	دھ	بھ					
گھ			ن	م					

اصول لوکیشن یعنی باقاعدہ تقسیم وترتیب

سب لوگ جانتے ہیں کہ دنیاوی کاروبار میں باقاعدہ تقسیم وترتیب کی کس قدر ضرورت ہوا کرتی ہے۔ کتب خانہ ہو یا عجائب خانہ۔ گھر ہو یا دوکان غرضیکہ ہر جگہ تمام اشیاء کا باقاعدہ و باقرینہ رکھنا ایک ضروری امر ہے دانا اور با سلیقہ عورت گھر میں ہر چیز کے لئے علیحدہ علیحدہ جگہ مخصوص کر دیتی ہے غافلنہ کتب فروش قسم قسم کی کتابوں کے لئے علیحدہ علیحدہ خانے اور الماریاں مقرر کرتا ہے اور وقت پر اندھیرے میں بھی مطلوبہ کتب کو ٹٹول لیتا ہے۔ اندھوں کا حافظہ جو تیز ہوتا ہے اس کی بھاری وجہ یہی ہے کہ انکو مجبوراً اسی اصول کی مشق کرنی پڑتی ہے۔ وہ اپنے دماغ میں بجائے چیز کے اُس کی جگہ کا تصور جما لیتے ہیں اور وقت پر اسی تصور کی مدد سے اس کے پتہ و نشان کو یاد کر لیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک کمرہ کی چھت جس کے نیچے تیمونی ڈس ہم یونانی شاعر لکچر دے رہا تھا۔ گر پڑی اور جو آدمی چھت کے نیچے دب کر مر گئے انکا پہچاننا محال ہو گیا۔ تب تیمونی ڈس نے انکی نشست گاہوں کو یاد کر کے اُن سب کو پہچان لیا۔ جان یارڈ صاحب فرماتے ہیں کہ جب کوئی خیال وقت پر یاد نہ آوے تو اس کا علاج یہی اصول ہے وہ کہتے ہیں کہ اکثر واعظ یا لکچرار اسی اصول کی بدولت بغیر امداد نوٹ تقریر کیا کرتے ہیں۔ اس اصول کی مشق کا طریقہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

اپنے گھر کے کسی ایسے کمرہ کا نقشہ دل میں کھینچو جس سے تم پورے طور پر واقف ہو اُس کو مندرجہ ذیل طریق پر ۹ خانوں میں تقسیم کرو۔

دائیں طرف	۲	بائیں طرف
۴	وسط	۶
۷	۸	۹ آخری

علاوہ ازیں اسکی مدد سے پہاڑوں کی بلندی دریاؤں کی لمبائی۔ ملکوں کی آبادی بھی یاد رکھ سکتے ہیں۔

انگریزی زبان جلد سیکھنے کے نادر طریق

چونکہ آجکل ہمارے ملک میں زبان انگریزی کی تحصیل ایک اعلیٰ ذریعہ معاش ہونے کی وجہ سے ضروری اور لابدی خیال کیجاتی ہے اور ملک میں ہر درجے کے لوگ اس کے شایق پائے جاتے ہیں۔ لہذا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اپنے ہموطنوں کے فائدہ کے لیئے زبان مذکورہ کے سیکھنے کے چند سہل اور نہایت مفید طریق بیان کیئے جاویں۔

یہ ایک امر مسلّم ہے کہ جتنی زبانیں دُنیا میں مروج ہیں وہ سب ایک دوسرے سے اصلیت میں بہت کچھ ملتی جلتی ہیں۔ علاوہ ازیں تمام ملکوں میں باہمی تعلقات کے قایم ہونے کی وجہ سے مختلف زبانوں میں اسقدر اختلاط پیدا ہو گیا ہے کہ بہت سے الفاظ کی اصلیت کا دریافت کرنا محال ہو گیا ہے۔ بہر حال اس قسم کی تبدیلی اظہار خیالات میں سہولیت پیدا کرنے کی وجہ سے بہت ہی مفید ہے۔ لہذا اس قسم کے الفاظ جو تلفظ اور معانی میں بہت کچھ مشابہت رکھتے ہوں بہت ہی جلد یاد ہو جاتے ہیں۔

" جان فربٹ ڈیلی " اور " جان بارٹ " صاحب فرماتے ہیں کہ کسی زبان کے سیکھنے کے لیئے عموماً تین طریق مستعمل ہیں۔ اول تکرار یعنی بار بار دُہرانا۔ (۲) اصول مشابہت (۳) تسلسل خیالات تکرار دُہرائی کے فوائد تو ہم صفحہ ۔۔ پر بخوبی ظاہر کر چکے ہیں اور اصول مشابہت اور تسلسل خیالات کا مختصر تذکرہ بھی صفحہ ۔۔ و ۔۔ پر بیان کیا گیا ہے۔ یہاں ہم انہی ہر دو اصول کے متعلق کچھ اور قواعد بیان کرتے ہیں

نقشہ مذکورہ سے ظاہر ہے کہ حروف کی تقسیم بلحاظ آواز کی گئی ہے اور حروف حلقی۔ حنفی۔ لبی و لسانی وغیرہ وغیرہ علیحدہ علیحدہ بیان کئے گئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ سنسکرت زبان میں حروف کی تقسیم بالکل سائنٹیفک اور نیچرل ہے اور ابجد مذکورہ قریباً تمام زبانوں پر حاوی ہو سکتی ہے۔ جو اشخاص اس کو بخوبی ذہن نشین کر لینگے وہ شارٹ ہینڈ یعنے مختصر نویسی بہت سہولیت سے سیکھ سکیں گے اور اگرچہ یہ صرف ایک دو بار بطور پڑھنے سے ہی سیکھا جا سکتا ہے۔ لیکن استعمال میں لانے کے لئے بہت سی مشق کی ضرورت ہے اور اس مطلب کے لئے کسی ڈکشنری یا لغات کو سامنے رکھ کر مختلف الفاظ کو ہندسوں میں اور ہندسوں کو الفاظ میں تبدیل کیا کریں۔ اس طرح چند روز کی مشق سے ایسی مہارت ہو جاوے گی۔ کہ ہندسوں کو دیکھنے سے حرف اور حرف کے دیکھنے یا سننے سے ہندسہ متعلقہ فوراً یاد آ جائیگا اب ہم اس کے استعمال کی چند ایک مثالیں پیش کرتے ہیں۔

فرض کرو کہ مفصلہ ذیل رقوم ہندسیہ یاد کرنا چاہتے ہیں

(۱) ۱۷۸۵۴۹۷۶۲۳ ۔

(۲) ۵۶۷۹۷۰۸۱۰۷۳۱ ۔

اگر ہم مذکورہ بالا رقوم کو بغیر امداد میموری الفبٹ یاد کرنا چاہیں تو بڑی مشکل اور دقت کا مقابلہ ہوگا۔ خصوصاً اس حالت میں جبکہ انکو بائیں سے دائیں زیادہ کرنا منظور ہو لیکن اس فرضی ابجد کی مدد سے یہ کام ایک دو منٹ میں ہی حل ہو سکتا ہے لہذا مذکورہ بالا اصول کی یادداشت کے لئے ہم بڑے زور سے سفارش کرتے ہیں۔

رقوم بالا کو حروف میں تبدیل کرنے سے مفصلہ ذیل الفاظ بنتے ہیں۔ جنکا یاد کرنا چنداں مشکل نہیں۔

(۱) پچی روٹ پلرک (۲) کٹر سگل سرور یپ۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ جن الفاظ کے درمیان ہم باہمی تعلق یا مشابہت اور تعلق پیدا کر سکتے ہیں۔ کہ ایک لفظ کے معنے یاد ہونے سے دوسرے لفظ کے معنے بلا کسی تکلیف کے فوراً یاد ہو سکتے ہیں۔ مثلاً فرض کرو کہ ہم لفظ Leader لیڈر کے معنے رہنما کے جانتے ہیں اور لفظ Pleader پلیڈر کے معنے یاد رکھنا کی ضرورت ہے تو ہم اس طرح خیال کر سکتے ہیں کہ چونکہ پلیڈر بھی اپنے موکل کی قانونی معاملات میں رہنمائی کرتا ہے اور رہنمائی کرنے والے کو لیڈر کہتے ہیں۔ پس پلیڈر اور لیڈر کے معنے ایک سے ہیں۔ اسی طرح لفظ Part پارٹ کے معنے حصہ یا شراکت کے یاد ہونے پر Par- Partake حصہ لینا Partical حصہ دار Party trial طرہ دار جماعت یا گروہ حصہ ذرہ Impartibell Partition Partner حصہ دار شریک تقسیم حصہ ناقابل تقسیم Participle Partice- شریک ہونا وغیرہ وغیرہ الفاظ کے معنے بلا کسی تکلیف یا محنت کے یاد pate ہو سکتے ہیں۔ لیکن غیر زبان کے الفاظ میں اس قسم کی مطابقت یا تعلق کا قائم کرنا ایک سمجھدار طالب علم کا کام ہے۔ اور یہ اگر بچہ یا استاد ان اصولوں کے مطابق تعلیم دینا شروع کر دیں تو ہر ایک لڑکا مستفید ہو سکتا ہے۔ زیادہ وضاحت کے لیئے ہم مفصلہ ذیل اور مثالیں پیش کرتے ہیں۔

Complaint.	Plaint.
Add	Edit
Vice	Viceroy
Divorce	Diverse
Bind	Band & bondage

ہیں۔ اس سے پہلے بھی ہم لکھ چکے ہیں کہ چیزوں اور جگہوں وغیرہ کے نام یاد رکھنے کے لیئے یہ ضروری ہے کہ جہانتک ممکن ہو معلومات سابقہ کے ساتھ مشابہت و مطابقت پیدا کر دیں۔ اور اس کے لیئے مفصلہ ذیل ۴ طریقے ہیں (۱) لفظوں کے لہجہ یا تلفظ میں تبدیلی پیدا کرنے سے جیسے ماؤس Mouse سے موش اور اؤل Owl سے اُلو وغیرہ (۲) لفظ کے کسی حصہ کو بدل دینے سے جیسے ناکشش Noxcious سے ناقص اور نیو New سے نیا وغیرہ۔ (۳) حسب ضرورت حروف کو کم و بیش کر دینے سے جیسے سٹار Star سے ستارہ اور جوی نایل Juvinile سے جوان وغیرہ (۴) لفظ کے کسی ایک حصہ کی آواز کی مشابہت سے جیسے ایگناسٹک Agnastic سے ناسک۔

قاعدہ نمبر ۳۔ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ کیونکہ ایک ہی مصدر یعنے Root سے بہت سے الفاظ بنے ہوئے ہیں۔ اس واسطے غیر زبانوں کے سیکھنے کے لیئے یہ از حد ضروری ہے کہ الفاظ کی روٹ یعنے مشترکہ اصلیت کو اول بخوبی یاد کر لیں کیونکہ ایک روٹ یعنی مصدر کے یاد ہو جانے سے بہت سے الفاظ میں باہمی مشابہت و تعلق قایم ہو جاویگا۔ اور وہ بسہولیت تمام فوراً یاد ہو جاوینگے۔ جیسے روٹ Locus سے جسکے معنے جگہ کے ہیں مفصلہ ذیل الفاظ بنتے ہیں۔

Locate Lokal Locamatisk (۲) اور روٹ Minus جسکے معنے کمی کے ہیں Minute Minor Demune Lemunich ation وغیرہ الفاظ بنے ہیں (۳) اور روٹ سے جسکے معنے ہاتھ کے ہیں Manufacture Manual اسی طرح صرف ایک روٹ کے یاد ہو جانے سے کم از کم ایکہزار لفظ کے معنے فوراً یاد ہو جاتے ہیں۔

سکھتے جاؤ اور پھر اپنے تئیں کو ایک دو بار بغور پڑھو۔ بعد ازاں اگر ہو سکے تو آپس میں ایک دوسرے سے سوالات پوچھو۔ اس عام مروجہ طریق سے بھی بہت فائدہ حاصل ہوگا۔

آدمی۔ جگہ اور چیزوں کے نام یاد کرنے کا طریق ہم صفحہ پر بیان کر چکے ہیں۔ جس کا مطلب صرف یہ ہے کہ جس طرح سے ہو سکے انہیں کم و بیش تبدیلی کر کے انکو معلومات سابقہ کے ساتھ وابستہ کر دیں۔

علاوہ ازیں جب سلطنتوں اور بادشاہوں کے نام باترتیب یاد کرنے مطلوب ہوں تو ہر ایک کے حروف اولین کو بالترتیب جوڑ کر کوئی لفظ یا فقرہ بناؤ۔ انگلش ہسٹری میں کیبل Cabal (منسٹری) ایک مشہور مثال اس قاعدہ کی پائی جاتی ہے۔ جو چارلس ثانی کے پانچ منسٹروں (کلفورڈ۔ ایشلی۔ بکنگھم۔ آرلنگٹن۔ لاڈرڈیل) کے ناموں کے حروف اولین کو ملانے سے بنتا ہے۔ یا بصورت دیگر کوئی ایسا فقرہ بنائیں۔ جس کے ہر ایک لفظ کا پہلا حرف سے مطابقت رکھتا ہو۔ ہندوستانی طلبا کی سہولیت کے لئے ہم چند ایک ہندو مسلمانوں خاندانوں کے بادشاہوں کے نام بالترتیب اس طریقہ کے مطابق ذیل میں پیش کرتے ہیں۔

[یاد رہے کہ مندرجہ ذیل مثالوں میں صرف حروف اولین مطابقت رکھتے ہیں]

خاندان غلامان۔ قانع آدمی رنج اور ناداری کو بھی کاٹ لیتا ہے۔ (ق)، قطب الدین (ا)، التمش (ر)، رضیہ بیگم۔ (ن)، ناداری (ب)، (ب)، بلبن۔ (ک)، کیقباد۔

خاندان خلجی۔ جرم عظیم کا مت خیال کرو۔

Value	Valid
Food	Feed
Capital	Captain

اسی طرح اور بھی بہت سے مفید قواعد اور طریق بتلائے جاسکتے ہیں لیکن بخوف طوالت ضروری قواعد کو ہی مختصراً بیان کیا ہے۔ مفصل حالات کے لئے ہماری کتاب "اتالیق انگلش" جو ابھی تیار ہو رہی ہے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہوگا۔

مذکورہ بالا قواعد صرف انگریزی کے لئے ہی مخصوص نہیں ہیں۔ بلکہ ہر ایک زبان کے سیکھنے میں مفید اور کارگر ہو سکتے ہیں۔

تواریخ اور جغرافیہ یاد کرنے کے سہل ترین طریق

اکثر طالب علم کہا کرتے ہیں کہ ہسٹری ایک ایسا خشک مضمون ہے کہ جس کا یاد کرنا بہت مشکل ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ جس طرز پر آجکل ہمارے سکولوں میں ہسٹری پڑھائی جاتی ہے وہ بالکل نامرغوب اور بے سود ہے لیکن چونکہ سارٹیفکیٹ کا حاصل کرنا اصل مدعا تعلیم سمجھا جاتا ہے اس واسطے اس دشوار اور خشک مضمون کے یاد کرنے کے سہل ترین طریق بیان کیئے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ وہ طالبعلموں کے حق میں بہت مفید ثابت ہونگے۔

تواریخ وغیرہ یاد کرنے کے لئے جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے دوہرائی کا اصول اکثر مفید پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور مفید قاعدہ یہ ہے کہ جو کچھ یاد کرنا مطلوب ہو اسکے مطلب کو مختصر عبارت میں ایک علیحدہ کاغذ

مُبارک خلجی تاریخ تخت نشینی ۱۳۱۶ء

امدادی الفاظ تاریخ تخت نشینی حروف میں کا جوشش

وین ک۔ج۔و۔ش

میں خیال کرتا ہوں کہ وین کا جوشش سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس مثال میں (کا جوشش) ہیموری الفیٹ کے روسے سنہ مذکورہ کو ہمیشہ جتلا دیا کریگا۔

امدادی لفظ تاریخ تخت نشینی حروف میں

علاؤ الدین آلہ ک۔ج۔د ب کی چوب

میں خیال کرتا ہوں کہ فلاں آلہ کی چوب بہت عمدہ ہے۔

مبارک ک۔ٹ۔گ۔ی کاٹا گیا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ مبارک کاٹا (یعنے قتل کیا گیا تھا)

اسیطرح امدادی لفظ تاریخ لڑائی تاریخ بحروف

پانی پت پانی ۱۵۶۲ء ک م پ۔ی کم پیا

میں خیال کرتا ہوں کہ ایک دفعہ میں نے پانی کم پیا تھا۔

آگ محل محل ۱۶۷۲ء ک۔ب۔ڑ۔ی کبڑی

میں خیال کرتا ہوں کہ ایک کبڑی عورت محل سے گر کر مر گئی۔ اس قسم کی بہت سی مثالیں پیش کیجا سکتی ہیں۔ لیکن بخیال طوالت انہی پہ اکتفا کیا جاتا ہے۔ متعلم کو چاہیئے کہ پہلے ہیموری الفیٹ کو نوک زبان کرلے اور پھر خود ہر ایک واقعہ کو طریق متذکرہ بالا پر یاد کرے۔

اسیطرح دریاؤں کی لمبائی اور پہاڑوں کی اونچائی وغیرہ بھی مذکورہ بالا قاعدہ کے مطابق یاد ہو سکتی ہے۔ لیکن جاگرفی بغیر امداد نقشہ یاد ہونا بہت مشکل

(ج) جلال الدین (ع) علاؤ الدین (خ) خسرو (م) مبارک۔

خاندان لودھی۔ بڑا سردار آیا۔

(ب) بہلول لودہی (س) سکندر پوری (ا) ابراہیم پوری۔

خاندان تغلق۔ غیر مرد سے فساد مت کرو۔

(غ) غیاث الدین (م) محمد تغلق (ف) فیروز شاہ تغلق (م) محمد تغلق۔

خاندان مغلیہ۔ بارہ ہزار جوان شہر میں آئے اور بڑی جانباز فوج کا مقابلہ اعلیٰ عقلمندی سے کرتے رہے۔

(ب) بابر (ہ) ہمایون (ج) جہانگیر (ش) شاہجہان (ا) اورنگ زیب۔

(ب) بہادر شاہ (ج) جہاندار شاہ (ف) فرخ سیر (م) محمد شاہ (ا) احمد شاہ (ع) عالمگیر ثانی۔

بڑے بازار کے بیچ میں نرنجن نے مکان بنوایا

(ب) بالاجی وشواناتھ (ب) بالاجی باجی راؤ (م) مادھو راؤ (ن) نرائن راؤ (م) مادھو راؤ نرائن راؤ (ب) باجی راؤ ثانی۔

کسی واقعہ کے سنہ و تاریخ یاد کرنے کا اعلےٰ ترین طریق جو اسرار مخفی سے گنا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس سنہ یا تاریخ کو میموری الفبیٹ کے قاعدہ کے بموجب حروف میں تبدیل کرکے ایک لفظ بنالو اور اگر ہوسکے تو پھر اس واقعہ کا لفظ مذکورہ کے ساتھ تسلسل خیالات کے اصول کے مطابق تعلق پیدا کرلو جیسا کہ مندرجہ ذیل مثالوں سے بخوبی ذہن نشین ہوگا۔

جلال الدین	تاریخ تخت نشینی	سنہ ۱۲۹۰ء
علاؤ الدین	؍؍	سنہ ۱۲۹۵ء

اس طرح کل کتاب کا خلاصہ تیار کر چکنے کے بعد صرف ایک بار نظر ڈالنے سے ہی تمام کتاب کا نفس مطلب ذہن نشین ہوگا۔ اب اگر اس خلاصہ کا ایک اور مختصر خلاصہ تیار کر لو تو اور بھی مفید ہوگا اور اگر اُسے اپنے دوستوں اور ہم جماعتوں کو زبانی سنا دو تو از حد مفید ہوگا۔ اس طریق پر عمل کریں۔ ایک تو بڑی بڑی عبارتوں کا عطر نکالنے کا ڈھنگ آجاوے گا دوسرا حافظہ پر بھی بے فایدہ بوجھ نہ پڑیگا علاوہ ازیں اس قسم کی عادت سے ایک خاص قسم کی قوت انتخاب انسان کے دماغ میں بہت آسانی سے نشوونما پاوے گی۔ جو مختلف موقعوں پر اس کے لئے نہایت ہی مفید اور کارآمد ثابت ہوگی۔

اس کے علاوہ ایک اور سہل تدبیر یہ ہے کہ بوقت مطالعہ جو ضروری امور کتاب میں دیکھو۔ ان پر سرخ روشنائی سے خط کھینچ دو۔ یا کتاب کے حاشیہ یا علیحدہ کاغذ پر ضروری اور مشکل باتوں کے نوٹ لکھتے جاؤ۔ اور ضرورت کے وقت کتاب کو کھول کر صرف اپنی یادداشتوں پر نظر ڈال لو۔ اس قاعدہ سے بھی مقصد مذکورہ حاصل ہو سکتا ہے۔

بغیر امداد نوٹ لکچر دینے کی بے نظیر ترکیب

سچ ہے۔ فصاحت جادو کا کام دیتی ہے۔ خوش بیان حضرات اپنی آتش کلامی سے بڑے بڑے سرکشوں اور بھاری مخالفوں کو زیر کر دیتے ہیں۔ بات کی بات میں زمانہ کے خیالات کو پلٹا دے کر ملک کے دلوں پر تسخیر حاصل کر لیتے ہیں۔ لیکن جو فصیح اور مشہور لکچرار ہوتے ہیں اُنکی قوت یادداشت بھی غضب کی ہوا کرتی ہے۔ انکو اثنائے لکچر میں سینکڑوں مستند حوالے بلکہ کئی دفعہ لمبے لمبے فقرات پیش کرنے پڑتے ہیں۔ علاوہ ازیں لکچر کے مختلف حصوں کی ترتیب اور انکے باہمی تعلق کا خیال رکھنا بھی ایک لازمی امر ہوتا ہے۔ ورنہ ترتیب مضامین میں گڑ بڑ پڑنے اور امر ضروریہ کے بھول

ہے اور یہی حال علم ڈاکٹری کا ہے۔ اگر طالبعلموں کو ہڈیوں اور نقشوں کی مدد سے تعلیم نہ دیجائے تو اُس کا پورے طور پر یاد ہونا قریباً ناممکن ہوجائے

ایک سرسری نظر میں کتاب کا مضمون یاد کرنے کی ترکیب

ہمارے مُلک میں بہت سے نوعمر بلکہ معمر صاحب بھی دیکھنے میں آتے ہیں جو ایک ایک ہفتہ میں قصہ کہانی ناول وغیرہ کی دو چار کتابیں پڑھ جاتے ہیں۔ اِسمیں شک نہیں کہ ایک لمحہ کے واسطے اُنکو بہت حظ و خوشی حاصل ہوتی ہے۔ لیکن اِس قسم کی مسترت صرف اُنہی لوگوں کا حصہ ہے جنکا مطالعہ سے کوئی اعلیٰ درجہ کا فایدہ اُٹھانے کا ارادہ نہیں ہوتا بلکہ زیادہ تر اپنے جذبات کے جوش و خروش کی سیری کا خیال ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں حافظہ پر کوئی بات بھی بخوبی جم نہیں سکتی کیونکہ ابھی حافظہ پر ایک مضمون بخوبی گرفت حاصل نہیں کرنے پاتا کہ جھٹ دوسرا اس کی جگہ داخل ہوتا ہے "ڈاکٹر ہالبروک" صاحب فرماتے ہیں کہ اِس قسم کی عادت حافظہ کے لیئے بہت ہی مضر ہے۔ اِس سے تعجیل اور شتاب زدگی کی عادت پیدا ہو جاتی ہے۔ جو عام دنیاوی کاروبار میں بھی اکثر حارج ہوا کرتی ہے۔

کتاب کو پڑھکر اگر امتحان وغیرہ کے لیئے اِس کے مضمون کو یاد کرنا منظور ہو تو سب سے عمدہ تدبیر یہ ہے کہ جب تم کسی کتاب کا مطالعہ شروع کرو تو سرسری نہ پڑھو بلکہ توجہ اور دھیان دو اور جب اُس کا ایک معقول حصہ مثلاً Chapter چیپٹر یا فصل وغیرہ پڑھ چکو تو کتاب بند کر کے جو کچھ پڑھا ہے اُسمیں سے مفید اور ضروری ضروری امور کا ایک خلاصہ لکھتے جاؤ پھر کتاب سے اُس کا مقابلہ کر کے دیکھو کہ آیا کوئی ضروری امر رہ تو نہیں گیا۔ اگر کسی قسم کی غلطی یا کمی پائی جائے تو فوراً درست کرو۔ اِسیطرح دوسری فصل کا خلاصہ تیار کرو بلکہ ان پہلی ہر دو فصلوں کے خلاصوں پر نظر ڈال لو

کے لئے مفید ہوگا۔

اب تم اپنے لکچر کو مختلف حصوں میں تقسیم کرو۔ اور ہر ایک حصہ سے ایک مشہور اور ضروری لفظ انتخاب کرکے اُن کا الفاظ نقشہ مندرجہ بذا کے ساتھ تسلسل خیالات کے مطابق باہمی تعلق پیدا کرو۔ زیادہ تشریح و توضیح کے لئے ہم ذیل میں ایک مثال پیش کرتے ہیں۔ فرض کرو کہ ہم راستی پر لکچر دینا چاہتے ہیں۔ پہلے اس کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا جیسے (۱) راستی یعنی سچائی کیا ہے (۲) راستی کے فوائد (۳) راست روی اور کج روی کا مقابلہ (۴) جھوٹ کی مذمت۔

اب خانہ نمبر ۱ کا حصہ اول کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے لئے میں خیال کرتا ہوں کہ سچائی کیا ہے گویا نکی کی کان ہے۔

(۲) پھر یہ خیال کرتا ہوں کہ جنگلی چاول سید ھی ہو اُسے سب اچھا سمجھتے ہیں اس سے مضمون نمبر ۲ کا خانہ نمبر ۲ سے تعلق پیدا ہوگیا۔

(۳) اسی طرح چونکہ راست روی کجروی یعنے ٹیڑھا چلنے پر بہت فضیلت رکھتی ہے۔ اس سے لفظ ٹیڑھا کا حصہ نمبر ۳ کے ساتھ تعلق پیدا ہوگیا۔ چونکہ دنیا اس شخص کی برائی کرتی ہے جو جھوٹا ہو۔ پس جھوٹ کی برائی کا خانہ نمبر ۴ کے لفظ دنیا سے تعلق ہوگیا۔

اسی طرح بشرط ضرورت باقیماندہ خانوں کے ساتھ بھی تعلق پیدا کیا جاسکتا ہے بیکس شائقین اپنی مرضی اور مذاق کے مطابق اس اصول سے کام لے سکتے ہیں اور اگر چاہیں تو مذکورہ بالا خانوں کے لئے بیموری الفبٹ کے مطابق خود نئے الفاظ چن سکتے ہیں۔

ایک میم صاحبہ کا ذکر ہے کہ جب گرجا میں جانیں تو جو وعظ پادری صاحب فرماتے اس کے مختلف حصوں کو گرجا کے خاص خاص کمروں سے منسوب کرلیتیں۔ چنانچہ جب گرجے کے کسی کمرہ کیطرف خواہ تصور میں دیکھتیں

سے سامعین کے دلوں پر کچھ بھی اثر نہیں ہو سکتا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ایک برجستہ اور شستہ تقریر کرنے کے لئے ایک حافظہ کی ازحد ضرورت ہے۔

مسٹر "بیچر" صاحب اُن اشخاص کے لئے جو عام جلسوں میں لکچر دینا چاہتے ہوں ایک نہایت سہل اور عمدہ ترین تدبیر یہ بتلاتے ہیں کہ وہ جو کچھ بیان کرنا چاہیں پہلے لکھ کر بخوبی یاد کرلیں یا کم از کم ایک علیحدہ جگہ پر فرضی سامعین کے روبرو اُسے بیان کردیں۔ اس سے تقریر کا بہت سا حصہ یاد ہو جانے کے علاوہ انکی زبان پر روانی آجاوے گی۔ اور اثنائے تقریر میں جا بجا رُکنے کی وقت بھی پیش نہ آئیگی۔ لیکن ڈاکٹر ہالبروک صاحب فرماتے ہیں کہ پہلے مضمون لکچر کے ہر ایک پہلو پر غور کرلو اور پھر ضروری امور کو بخوبی حفظ کرلو اور باقی تمام امورات کو اس وقت کی یادداشت پر چھوڑ دو۔ مگر مقدم الذکر تدبیر ہماری رائے میں مبتدیوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اس سے پہلے ہم کہہ چکے ہیں کہ لکچرار اصول لوکیشن کی مدد سے اپنے مضمون کی ترتیب وغیرہ کو بخوبی یاد رکھ سکتے ہیں پس اصول مذکورہ کی مشق کے لئے نقشہ مندرجہ صفحہ ۵۲ کا یاد کرنا نہایت ضروری ہے اور جب نقشہ مذکورہ بخوبی یاد ہوجاوے تو خانہ نمبر ۱ کو لفظ کان سے اور خانہ نمبر ۲ کو چال سے تعبیر کرو۔ کیونکہ ک اور چ میموری الفبٹ کے رو سے ۱۔ اور ۲ کے برابر ہیں۔

کان ۱	چال ۲	ٹیڑھا ۳
دنیا ۴	پیارہ ۵	یار ۶
رات ۷	لعل ۸	وجہ ۹

اسی طرح خانہ ۳ کو لفظ ٹیڑھا اور خانہ نمبر ۴ کو دنیا اور نمبر ۵ کو پیار سے تعبیر کرو کیونکہ ان الفاظ کے حرف اولین ۳۔ ۴ و ۵ کے برابر ہیں اور نمبر ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹ کو الفاظ یار۔ رات۔ لعل۔ وجہ سے تعبیر کرو ان کے حروف اولین ی۔ ر۔ ل۔ و۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹ کے برابر ہیں اور انکو بخوبی یاد کرلو۔ کیونکہ ایک دفعہ کا یاد کیا ہوا ہمیشہ

اسی طرح ہندوستان کی مشہور جھیلیں اس شعر سے بخوبی یاد ہو جاویں گی
ہندوستان میں چھ ہیں جھیلیں جن میں رہتے اکثر مچھ - ولر۔ کلر۔ سامبر -
چلکا پلی کاٹ رن کچھ
پنجاب کی چھاونیوں کے لئے ذیل کے پنجابی اشعار خوب موزوں ہیں۔
دہلی اور فیروزپور شہر جالندہر جان۔ میانمیر اور بھاگسو۔ راولپنڈی ملتان۔
شہر انبالہ اور سیالکوٹ اور ہے ایبٹ آباد۔ ڈیرہ اسمعیلخان بنوں ٹانک کرباد
راجن پور اور شہر پشاور باقی ایک شمار چھاونی ملک پنجاب کی ختم ہوئیں اے یار
شاعر لوگ اگر تواریخ اور جغرافیہ وگرامر وغیرہ کے مشہور مسائل کو منظوم
کردیں تو طالب علموں کے لئے بہت ہی مفید ہوں۔

طریق مطالعہ کتب بینی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ طالب علم کتاب لے کر بیٹھتا ہے۔ سبق وغیرہ یاد
کرنے کی بہتیری کوشش کرتا ہے۔ جب دل میں دیکھتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ
بہت تھوڑا یاد ہوا ہے۔ کاش کہ بیچارے طالب علم طریق مطالعہ سے واقف
ہوتے۔ ایک تو بے فائدہ محنت اور مغز خوری سے بچ جاتے دوسرے
تھوڑے ہی عرصہ میں بہت کچھ یاد کر لیتے۔
ڈاکٹر سمایل صاحب ایک جگہ فرماتے ہیں کہ کسی کام کے کرنے سے پہلے
سب سے مقدم مستقل ارادہ ہے اس سے مشکل سے مشکل کام بھی
آسان ہو جاتا ہے۔ پس کسی کام کو شروع کرنے سے پہلے دل میں بخوبی ٹھان
لو کہ بغیر سرانجام دئے اسے ہرگز نہیں چھوڑیں گے جب کتاب کو پڑھنا
شروع کرو۔ جو فقرہ پڑھو اس کے مطلب کو ذہن نشین کر لو جلدی اور
روانی سے ہرگز کام نہ لو۔ صرف اس قدر مطالعہ کرو جس کے یاد رکھنے کی
اپنے دماغ میں گنجایش اور طاقت دیکھو۔ اس طرح جب پوری توجہ کے

وہ حصہ وعظ کا جسکو اس کرہ سے نسبت دی ہوتی فی الفور یاد آجاتا۔

نظم اور حافظہ

اس امر سے کون انکار کر سکتا ہے کہ بہ نسبت نثر کے نظم پر طبیعت زیادہ جمتی ہے اور وہ بے کم وکاست یاد بھی بہت جلد ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ہر ایک مصرعہ کے قافیہ ور دیف میں اس قسم کی مناسبت ہوتی ہے کہ بلا کوشش خود بخود ایک دوسرے کو یاد دلا دیتا ہے علاوہ ازیں نظم کی تضمین۔ اسکی نازک خیالی۔ اور سب سے بڑھ کر اس کا راگ کے ساتھ گہرا تعلق یہ سب امور انسان کے دل پر ایک عجیب اثر ڈالتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نظم بمقابلہ نثر کے بہت جلد حفظ ہو سکتی ہے۔

اور اگر مشہور اور ضروری مسایل نظم میں بیان کئے جاویں۔ تو ان کے حفظ کرنے میں بہت کچھ سہولیت ہو سکتی ہے۔ ڈاکٹر ہالبروک صاحب فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جو اپنے حافظہ کو اس غرض سے بڑھانا چاہتے ہیں کہ جو کچھ پڑھیں یا مطالعہ کریں وہ بخوبی یاد ہو جاوے۔ نیز وہ لوگ جو برجستہ تقریر کرنے اور فصیح لکچرار بننے کے خواہشمند ہوں انکے واسطے عمدہ طریق یہ ہے کہ وہ پہلے نظم یاد کرنا شروع کریں۔ نظم سے نہ تو انکا حافظہ تھکے گا اور نہ ہی انکو کچھ دقت محسوس ہوگی۔ بلکہ نظم یاد کرنے سے انکے دل کو بھی ایک قسم کی فرحت اور ترو تازگی حاصل ہوگی۔ دوسری زبان میں بھی تیزی اور روانگی آجاوے گی اور جب شعروں کے یاد کرنے کی مشق ہو جاوے تو نثر کا یاد کرنا چنداں مشکل نہ ہوگا۔

انگریزی مہینوں کے نام اور تعداد ایام مندرجہ ذیل اشعار سے ہزاروں کو عمر بھر کے لئے زبانی یاد ہو گئے۔

تیس ہیں دن ستمبر کے۔ اپریل جون نومبر کے۔ فروری کے اٹھائیس باقی سب کے ایک اور تیس۔

فروری جب لیپ کا آئے اٹھائیس پر ایک بڑھاوے

مطالعہ کا رات کے ۱۱ بجے ہے۔ مگر یاد رہے کہ مطالعہ کے بعد دل ودماغ کو اس قدر وقفہ اور آرام حاصل ہو کہ وہ تازہ ہو کر پھر کام کے لئے مستعد ہو جاویں اور جب ایک مضمون سے طبیعت اُچٹ ہو جاوے تو جھٹ دوسری طرف لگا دو۔ لیکن حد سے زیادہ مت پڑھو۔ اس سے بینائی و صحت جلد کھو کھلی ہو جاتی ہے۔

علم فراموشی اور اُس کے فوائد

سچ ہے دنیا میں کوئی چیز بھی بے فائدہ نہیں یاد رکھنا تو بادی النظر میں مفید معلوم ہوتا ہی ہے۔ فراموشی بھی سینکڑوں اوصاف سے مملو ہے۔ جب بھائی موںڈرس نے مسٹر ٹامل سے کہا کہ آپ مجھ سے قوت حافظہ کے بڑھانے کا علم سیکھ لیجئے تو اس نے جواب دیا کہ میری تو یہی خواہش ہے کہ میں پہلے علم فراموشی سیکھوں یہ جواب بھی خالی از حکمت نہ تھا۔ کون ہے جو یہ خواہش نہ رکھتا ہو کہ اُسے تمام بُری عادتیں۔ غلط رائیں اور ناقابل برداشت مصیبتیں ہمیشہ کے لئے بھول جاویں۔ انسانی ترقی اب تک کیوں غیر مکمل اور ادھوری ہے وجہ صرف یہ کہ ہم لوگ اُن غلط راؤں اور بدکرداریوں کو فراموش نہیں کرتے جنکو ہم نے سچ مان رکھا ہے اور جنکو ہم بطناً بعد بطناً اور نسلاً بعد نسلاً چھوڑ جاتے ہیں + فخر حکما ڈاکٹر غلام نبی صاحب رسالہ عمدۃ البیان میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنے گذشتہ ایام پر غور سے نظر ڈالے ممکن نہیں کہ اُس کے دل پر ایک قسم کی خستگی اور کسالت نہ چھا جاوے اس کو بہت سے معایب ایسے یاد آتے ہیں جو اُسکی اپنی بے وقوفی سے اس پر نازل ہوئے تھے اور بہت سے ایسے واقعات کا خیال آتا ہے جو اس کی غفلت یا بے پروائی سے اس کے ہاتھ سے نکل گئے اس کے عزیز متوفیوں کی شکلیں اس کی آنکھوں کے سامنے آتی ہیں اور وہ اپنے ہمجنسوں پیارے

ساتھ مطالعہ کر چلو تو کتاب بند کر کے جو کچھ پڑھا ہو اُسے دہراؤ اور جو الفاظ فراموش ہو گئے ہوں اُنکو پھر تصور یاد کرنے کی کوشش کرو۔ جو بات تمہاری لیاقت سے باہر ہو اس کو قبل از یقین یاد کرنے کی کوشش میں اپنے حافظہ کو خراب مت کرو۔ اگر کتب بینی کا شوق ہے تو ہمیشہ مفید اور دلچسپ کتابوں کا مطالعہ کرو کیونکہ دلپسند مضامین پر ایک تو طبیعت خوب جمتی ہے دوسرے دل کو فرحت اور طبیعت کو شادمانی بھی حاصل ہوتی ہے۔

مطالعہ کرتے وقت طبیعت کا یکسو ہونا نہایت ضروری ہے۔ ورنہ مطالعہ سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ مطالعہ کرنے کے لئے طبیعت کا یکجا ہونا نہایت ضروری ہے وہاں متاسب مقام اور جگہ کا ہونا بھی لازمی ہے۔ پس جگہ ایسی ہو جہاں کسی قسم کا شور و غل نہ ہو اور نہ کوئی ایسی چیز پاس ہو جو تمہاری نظر یا خیالات کو اپنی طرف متوجہ کر سکے۔ لیکن جب اور خیالات تمہاری توجہ کو اپنی طرف کھینچیں تو اس صورت میں دھیمی آواز کے ساتھ مطالعہ کرنا نہایت مفید ہوگا۔ پڑھتے وقت جو جو ضروری باتیں کتاب میں دیکھو اُن پر پنسل یا سرخ روشنائی سے خط کھینچ دو تاکہ پھر جب کبھی ضرورت پڑے اُن پر فوراً آگاہ پڑ سکے۔ مطالعہ کے واسطے وقت کا لحاظ بھی ضرور رکھو بے وقت مطالعہ سے بجائے نفع کے اکثر نقصان ہوتا ہے۔ ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق سب سے عمدہ وقت وہ ہے جبکہ معدہ خالی ہو۔ یا کھانا ہضم ہو چکا ہو۔ مثلاً کھانا کھانے کے بعد مطالعہ کرنا سخت مضر ہے۔ علی الصبح اور سر شام مطالعہ کرنا نہایت مفید اور عین مصلحت پر مبنی ہے کیونکہ یہ دونوں وقت ایسے ہیں کہ قدرتی طور پر خاموشی اور جمعیت میں برتری ہوتی ہے۔ ہمیشہ رات کو عرصہ تک مطالعہ کرنے سے بھی پرہیز کرنا لازمی ہے کیونکہ دماغ سارے دن کے کام کاج سے خستہ ہوتا ہے۔ اور علاوہ ازیں دیگر قوائے بھی تھکے ہوتے ہیں۔ پس سب سے عمدہ وقت

جس سے اُس کے دل کا رجحان۔ مذاق اور اُس کا چال چلن بھی معلوم ہو سکتا ہے۔ اِس کا ایک عجیب طریق مسٹر ڈبلیو۔ ڈبلیو وایٹ صاحب یوں تحریر فرماتے ہیں کہ کسی ایک لفظ سے شروع کر کے پچاس ساٹھ الفاظ اپنی یاد داشت سے حسب ترتیب لکھو۔ مثلاً فرض کرو کہ پہلا لفظ گائی ہے۔ اب دوسرا لفظ وہ ہونا چاہئے جو اس کے بعد قدرتی طور پر سب سے پہلے تمہارے خیال میں آوے جو غالباً دودھ ہوگا۔ اسیطرح تیسرا الفاظ ایسا ہو جو دوسرے لفظ یعنے دودھ کے خیال میں لانے سے فی الفور یاد آجاوے علیٰ ہذا تیسرے سے چوتھے اور چوتھے سے پچواں لفظ پیدا ہو لیکن یاد رہے کہ کسی نقطہ کا خیال ایک سے زیادہ باہمی الفاظ کے ملاپ سے پیدا نہ ہو۔ بلکہ ایک لفظ اپنے مابعد کے لفظ کو تجویز کرے۔ اسطرح تم کو کسی شخص کے دل کا آئینہ ہاتھ لگجائے گا۔ جس سے فوراً معلوم ہو سکیگا کہ آیا اُس کا دل کس قسم کی باتوں کی طرف زیادہ توجہ دیتا ہے اور کہ وہ کن باتوں میں خاص مذاق اور دسترس رکھتا ہے اور کن پہلوؤں میں بالکل ناواقف اور بے خبر ہے۔

کسی شخص کی عُمر بتانے کا عجیب و غریب طریق

جدول مندرجہ ذیل کسی شخص کو دکھاؤ اور اُس سے پوچھو کہ کس کس لائن یا سطر میں اُس کی عمر کی تعداد سال پائی جاتی ہے۔ جن جن سطور کا حوالہ دے اُن کے سب سے اوپر کے ہندسوں کو جمع کر دو یہی اس کی عمر ہوگی۔ مثلاً کسی شخص کی عمر خانہ ۱-۴-۱۶ میں پائی جائے تو اس کی عمر ۲۱ سال کی ہوگی۔

(جدول مذکورہ کے لئے دیکھو صفحہ ۵۲)

دوستوں کی جدائی کا ماتم کرتا ہے جو اس کے دیکھتے دیکھتے پنجۂ اجل میں گرفتار ہوئے۔

علم فراموشی کا مشہور سبق یہ ہے کہ اول ہم خود بذریعہ عقل اپنے دل کا امتحان کرنا سیکھیں اور اگر خود نہ کر سکیں تو اپنے کسی خیر خواہ اور صادق دوست سے کہیں کہ وہ ہمارے خیالات اور افعال کی بابت آزادانہ رائے ظاہر کرے۔ اس سے فوراً معلوم ہو جاوے گا کہ ہم میں کون سے خیالات اچھے اور کون سے خیالات بُرے اور قابل فراموشی پائے جاتے ہیں۔ پھر چاہئے کہ دل کو ہمیشہ اُن امور کی طرف لگائے رکھیں جو نیک اور مفید ہوں لیکن اس قسم کی کامیابی بغیر مستقل ارادہ وقوت تصفیہ بالکل محال ہے۔ پس جب تم کسی بدخیال کو فراموش کرنا چاہو تو دل وجان سے اس کے مقابل کے نیک خیال کی طرف جُھک جاؤ۔ اور من کو اُسی میں لگائے رکھو۔ اس طرح پر وہ بُرا خیال فوراً فراموش ہو جاوے گا۔ علاوہ ازیں اُن نیک باطن بھائیوں اور خوش خلق اصحاب کی ہم نشینی اور صحبت سے فائدہ اٹھاؤ جو اُن عادات سے مبرّا ہوں صرف اسی طریق سے غلط راؤں اور خیالات فاسدہ سے نجات حاصل ہو سکتی ہے۔

کسی شخص کا چال چلن اس کی یادداشت سے معلوم کرنے کا طریقہ

چونکہ دماغ آلۂ امن ہونے کی وجہ سے اُنہی امور کی طرف متوجہ ہو سکتا ہے جن کی طرف دل اجازت دیوے اس لئے کسی شخص کے دماغی افعال و یادداشت سے اُس کی عادات اور میلان طبع کا معلوم کرنا بالکل قرین قیاس ہے۔ "ڈاکٹر چتیمم" صاحب فرماتے ہیں کہ حافظہ انسان کے دل کا آئینہ

۵ منٹ میں کسی سال کی جنتری یاد کرنیکا بھید

سالانہ جنتری یاد کرنیکا بھید دراصل اس کے مختصر بناوٹ میں ہی ہے۔ اگر ہم ہر ایک ماہ کی پہلی آیت وار کی تاریخ کو یاد کرلیں تو گویا تمام سال کی جنتری یاد ہو گئی۔ کیونکہ پھر تو دیگر ایام کی تاریخ فوراً بغیر کسی تکلیف کے معلوم ہو سکتی ہے اور آیتوار اور تاریخ میں باہمی تعلق قایم کرنے کے لئے میموری الفبٹ سے مدد لے سکتے ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل نقشہ سے بخوبی ظاہر ہوگا۔

جنتری سال سنہ ۱۹۰۱ء

آیت وار						کام
جنوری	۷	ر۔ رام	جولائی	۱	ک	کام
فروری	۴	ت۔ تماشہ	اگست	۵	پ	پر
مارچ	۴	د۔ دکھلا	ستمبر	۲	ج	چار
اپریل	۱	ک۔ کر	اکتوبر	۷	ر	روز
مئی	۶	ی۔ یونہی	نومبر	۴	ت	تک
جون	۳	ٹ۔ ٹال گیا	دسمبر	۲	ج	چلا گیا

اب ان الفاظ کو باہم جوڑنے سے یہ فقرہ بنا "رام تماشہ دکھلا کر یونہی ٹال گیا" "کام پر چار روز تک چلا گیا" جو پانچ چھ منٹ میں بآسانی یاد ہو سکتا ہے اسیطرح یہ فقرہ سنہ ۱۹۰۱ء کے لئے بھی کارآمد ہو سکتا ہے۔ اگر بجائے آیت کے سوموار فرض کیا جاوے اور پھر اگر بجائے سوموار کے منگلوار تصور کیا جاوے تو یہی فقرہ ۱۹۰۲ء کی جگہ کام دے گا اسیطرح صرف ایک بار کی تکلیف سے مدامی جنتری یاد ہو سکتی ہے۔

۱	۲	۴	۸	۱۶	۳۲
۳	۳	۵	۹	۱۷	۳۳
۵	۶	۶	۱۰	۱۸	۳۴
۷	۷	۷	۱۱	۱۹	۳۵
۹	۱۰	۱۲	۱۲	۲۰	۳۶
۱۱	۱۱	۱۳	۱۳	۲۱	۳۷
۱۳	۱۴	۱۴	۱۴	۲۲	۳۸
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۲۳	۳۹
۱۷	۱۸	۲۰	۲۴	۲۴	۴۰
۱۹	۱۹	۲۱	۲۵	۲۵	۴۱
۲۱	۲۲	۲۲	۲۶	۲۶	۴۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۷	۲۷	۴۳
۲۵	۲۶	۲۸	۲۸	۲۸	۴۴
۲۷	۲۷	۲۹	۲۹	۲۹	۴۵
۲۹	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۴۶
۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۴۷
۳۳	۳۴	۳۶	۴۰	۴۸	۴۸
۳۵	۳۵	۳۷	۴۱	۴۹	۴۹
۳۷	۳۸	۳۸	۴۲	۵۰	۵۰
۳۹	۳۹	۳۹	۴۳	۵۱	۵۱
۴۱	۴۲	۴۴	۴۴	۵۲	۵۲
۴۳	۴۳	۴۵	۴۵	۵۳	۵۳
۴۵	۴۶	۴۶	۴۶	۵۴	۵۴
۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۵۵	۵۵
۴۹	۵۰	۵۲	۵۶	۵۶	۵۶
۵۱	۵۱	۵۳	۵۷	۵۷	۵۷
۵۳	۵۴	۵۴	۵۸	۵۸	۵۸
۵۵	۵۵	۵۵	۵۹	۵۹	۵۹
۶۱	۶۲	۶۲	۶۲	۶۲	۶۱
۶۳	۶۳	۵۳	۶۳	۶۳	۶۳

ہندوستان کے مشہور ڈاکو

تانتیا بھیل

"جس نے تیس سال تک گورنمنٹ انگریزی کا مقابلہ"
"کیا۔ اور ہر مرتبہ کامیاب ہوتا رہا۔ جس نے دولت"
"مندوں کو لوٹ کر غریبوں کو مالا مال کر دیا۔ جس نے"
"اپنی فیاضیوں کے لئے رابن ہڈ کا خطاب حاصل کیا"
"جس کی موت پر ہزاروں بھیل گھروں میں ماتم پڑ گیا۔"
"جو اپنی وضع میں ایک عجیب و غریب الشان تھا جسکی"
"زندگی انسانی فطرت کا بہترین مطالعہ ہے۔ جس کے"
"حالات نہائت مفید سبق اور تجربے حاصل ہوتے"
"ہیں۔ اور جو باوجود ڈاکو ہونے کے ایک طرح پر بڑا"
"دیانت دار۔ راستی پسند۔ فیاض اور قابل محبت شخص تھا"

کی

مفصل و مکمل سوانح عمری اردو میں چھپ کر تیار ہے اور
ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے

صرف دس آنہ قیمت ہے

ناول ایجنسی لاہور سے مل سکتی ہے

اگر آپ کو کتب بینی کا شوق ہے تو ہمیشہ
ناول ایجنسی لاہور
کے نام فرمائش بھیجئے۔ ہر مضمون اور ہر زبان
کی کتاب آپ کو مقابلتاً ارزاں قیمت پر دی جائے
گی۔ مصنف صاحبان سے درخواست ہے۔ کہ اگر
وہ اپنی تازہ تصانیف کا فروخت کرنا چاہیں تو مجھ سے
خط وکتابت کریں۔ اُن کی دماغی محنت کا
مناسب معاوضہ نقد روپیہ میں دیا جاوے
گا۔
المشتہر
ایشر داس منیجر ناول ایجنسی لاہور